محدث اعظم پاکستان

اکابرین و معاصرین کی نظر میں

از قلم

علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت

حضرت علامہ حسن علی رضوی بریلوی

ناشر

تحریکِ اتّحادِ اہلسُنّت پاکستان

میٹھادر، کراچی۔

سلسلہ مفت اشاعت نمبر 61

وہابیوں کی نئی ایجاد

شرک کی مشین

وہابی خارجی اسماعیل دہلوی قتیل کی شرک مشین

☆ جو مسلمان کسی بچے نبی اور ولی کی قبر کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو وہ مشرک۔
☆ جو کسی نبی اور ولی کی قبر کی زیارت کے لئے دور سے سفر کر کے جائے وہ مشرک۔
☆ جو کسی نبی اور ولی کی قبر پر روشنی کرے وہ مشرک۔
☆ جو کسی نبی اور ولی کی قبر کو بوسہ دے وہ مشرک۔
☆ جو کسی نبی اور ولی کے مزار پر غلاف ڈالے وہ مشرک۔
☆ جو کسی نبی اور ولی کی قبر پر شامیانہ لگائے وہ مشرک۔
☆ جو کسی نبی اور ولی کی خدمت میں مجاور بن کر رہے وہ مشرک۔
☆ جو کسی نبی اور ولی کے مزار کے ارد گرد کے جنگل کا ادب کرے وہ مشرک۔
☆ جو کسی نبی اور ولی کے مزار سے برائے ادب الٹے پاؤں لوٹے وہ مشرک۔
☆ جو کسی نبی اور ولی کی تعظیم سے یہ سمجھے کہ اللہ خوش ہوتا ہے وہ مشرک۔

مندرجہ بالا شرک کے فتوے تقویۃ الایمان صفحہ ۲۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ پر ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔

مسلمانوں بتاؤ! ان شرک کے وہابی فتووں سے دنیا میں کوئی مسلمان بچا بھی ہے۔ معلوم نہیں کہ مسلمانوں کو مشرک کہنے میں بلا وجہ کیا فائدہ ہے۔ کیا یہ انگریز کے ایجنٹ ہیں یا ہندوؤں کے غلام ہیں؟ یہ کس کی غلامی میں ایسا کر رہے ہیں جبکہ ان معاملات میں اسلام میں ایسا کوئی حکم شرک کا نہیں ہے۔ بلکہ اسماعیل دہلوی قتیل کے فتوے سے وہابی دیوبندی بھی مشرک ہو جاتے ہیں مگر پھر بھی وہابی دیوبندی اس (اسماعیل دہلوی قتیل) کو اپنا امام مانتے ہیں۔

تحریک اتحاد اہلسنّت پاکستان

میٹھادر، کراچی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

کتاب کا نام	:	محدث اعظم پاکستان اکابرین ومعاصرین کی نظر میں
تحریر	:	علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت
		حضرت علامہ مولانا حسن علی رضوی بریلوی صاحب
سن اشاعت	:	رجب المرجب ۱۴۲۵ھ، بمطابق ستمبر 2004ء
تعداد	:	دو ہزار (2000)
سلسلہ مفت اشاعت	:	61
ناشر	:	تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان، ملیر، کراچی۔

عرض ناشر

"محدث اعظم پاکستان اکابرین ومعاصرین کی نظر میں" آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت علامہ حسن علی رضوی صاحب مدظلہ العالی میلسی پاکستان" کی تصنیف ہے۔ تحریک اتحاد اہلسنت پاکستان کی جانب سے دو لاکھ سے زائد کتب اور رسالہ (المصطفیٰ) اور لاکھوں کی تعداد میں پمفلٹ مفت تقسیم کیے گئے ہیں۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ سلسلہ مفت اشاعت کو مزید ترقی دینے کے لیے آپ ہمارے ساتھ بھرپور مالی تعاون فرمائیں۔ شکریہ۔

(ادارہ)

محدث اعظم پاکستان

اکابرین و معاصرین کی نظر میں

از قلم

علمبردار مسلک اعلیٰ حضرت

حضرت علامہ حسن علی رضوی بریلوی

ناشر

تحریک اتحاد اہلسنّت پاکستان

O.T.9/105، علامہ سید احمد سعید کاظمی لائن، کاغذی بازار،

میٹھادر، کراچی۔ فون : 2437915

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اخلاص میں بڑی برکت ہے اور محنت میں بڑی عظمت ہے۔ یہ محاورے اور فقرے زبان زد خاص وعام ہیں دنیا جانتی ہے اکابر و اصاغر کو اعتراف ہے نائب اعلیحضرت مظہر صدر الشریعہ سیدی حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب بانی دار العلوم مظہر الاسلام بریلی شریف وبانی دار العلوم مظہر الاسلام فیصل آباد کا اخلاص اور جذبہ محنت وخدمت دین متین مثالی تھا تدریس وتبلیغ کے ذریعہ حضرت ممدوح نے جو نا قابل فراموش یادگار مثالی خدمات انجام دیں اس کا اعتراف اکابرین ومعاصرین (ان کے دور کے علماء) نے برملا فرمایا آج کی دنیا میں عموماً مرید اپنے پیر کی اور شاگرد اپنے استاد کی تعریف وتوصیف کرتا ہے بلاشبہ یہ ایک سعادت مندی ہے لیکن حضرت محدث اعظم علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز کی وہ عظیم وجلیل شخصیت مقدسہ ہے کہ آپ کے اساتذہ آپ کے مشائخ اور آپ کے اکابرین ومعاصرین آپ کی عظمت وشخصیت کا اقرار واعتراف کرتے نظر آتے ہیں چند مسلمہ اکابر کرام کی آراء عالیہ ملاحظہ ہوں۔

سیدنا حجۃ الاسلام شہزادۂ اعلیحضرت:۔

مولانا الشاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی، بانی واولین سجادہ نشین خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی شریف قدس سرہ فرماتے ہیں:۔

بجاں دار و دلدار و سردار احمد ۔۔۔ کہ جملہ رسل راست سردار احمد

منہ سر بخاک در دار احمد ۔۔۔ تمامی رسل راست سردار احمد

واقعہ یوں ہے کہ جب حضرت محدث اعظم قدس سرہ نے جامعہ معینیہ عثمانیہ درگاہ سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آٹھ سال کے بعد تحصیل علم فرما کر بریلی شریف مراجعت فرمائی مرکز اہلسنت دار العلوم جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی شریف میں

آپ کی اور آپ کے قابل فخر ہم درس وہم سبق رفقاء کی دستار بندی وجبہ پوشی ہوئی جن میں مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم صدر العلماء مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت علامہ ارشد القادری، حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین قادری رضوی حیدرآباد دکن کے استاد محترم حافظ ملت علامہ عبدالعزیز بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ قدس اسرا ہم جیسے جلیل القدر اکابر اہلسنت شامل تھے محدث اعظم پاکستان اس مبارک جماعت میں سرفہرست تھے حضرت علامہ فضل حق رامپوری مجددی پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور نے امتحان لیا تو محدث اعظم نمایاں حیثیت اور خصوصی استعداد کے باعث کامیاب ہونے والوں میں سرفہرست تھے۔ آپ کی فن تدریس میں بے مثال مہارت واستعداد قابلیت کے باعث شہزادۂ اعلحضرت سیدنا امام حجۃ الاسلام مولانا الشاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ نے آپ کو مرکزی دار العلوم منظر الاسلام بریلی شریف میں پہلے ہی سال مدرس دوم اور ناظم تعلیمات مقرر فرمادیا آپ نے پہلے ہی سال درس نظامی کی متوسط اور بالائی کتب انتہائی مہارت ومحنت سے پڑھائیں جو کتاب بھی سامنے آتی بے دریغ پڑھاتے بلکہ اس زمانہ کے طلباء حضرت حجۃ الاسلام مہتمم منظر الاسلام سے درخواست کرتے کہ ہمارے اسباق مولانا سردار احمد صاحب کے پاس کردیے جائیں۔ ایک بار حضرت محدث اعظم جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی شریف میں حمد اللہ پڑھارہے تھے سیدنا امام حجۃ الاسلام قدس سرہ ایک طرف چھپ کر آپ کا انداز تدریس ونکتہ آفرینی ملاحظہ فرماتے رہے اور پھر اچانک سامنے رونق افروز ہوئے اور مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"مولانا میرے دل میں ابھی آپ کے متعلق خیال آیا اور اپنے قلم سے یہ تحریر فرما کر عطا فرمایا:۔

بجاں دار و دلدار و سردار احمد   کہ جملہ رسل راست سردار احمد

جب حضرت صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ حکیم محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی مصنف بہار شریعت قدس سرہ مدرسہ جامعہ حافظیہ سعیدیہ دادوں علی گڑھ نواب ابوبکر مرحوم کی

دعوت پر بطور صدر المدرسین جانے لگے تو حضرت امام حجۃ الاسلام مولانا الشاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قدس سرہ نے محدث اعظم پاکستان کو یادگار اعلیٰ حضرت مرکز اہلسنّت جامعہ رضویہ منظر الاسلام میں صدر المدرسین وشیخ الحدیث مقرر فرمادیا۔ مفسر اعظم ہند نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں قدس سرہ، فقیہہ العصر علامہ مفتی محمد اعجاز ولی رضوی بریلوی علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم شاہ عالم گجرات وشیخ الحدیث دھوراجی کاٹھیاواڑ وشیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف سدھارت نگر یوپی جیسے جلیل القدر فقہاء ومحدثین نے اسی دوران محدث اعظم سے پڑھا۔ حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ ریاست الور میں تبلیغی دورہ پر تھے اپنے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں کی تعلیم وتربیت کیلئے حضرت محدث اعظم کو بدیں الفاظ مکتوب تحریر فرمایا:۔

"عزیز محترم فاضل محتشم مولانا المکرم مولوی سردار احمد صاحب سلمہ۔

السلام علیکم .... آپ کی ہمدردی سے دل خوش ہوا دعا کرتا ہوں مولیٰ تعالیٰ آپ کو شاد وآباد رکھے اور آپ کے علم وفیوض کے دریا سے اہلسنّت کو مستفید فرمائے۔ نعمانی سلمہٗ کی تعلیم وتربیت وتہذیب واخلاق کی طرف توجہ فرمانا فقیر کے لیے احسان ومنت ہے۔۔۔"

والسلام

فقیر محمد حامد رضا غفرلہ، الور

تاج العلماء مفتی محمد میاں برکاتی:۔

سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت کے پیرخانہ آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف ایٹہ کے سجادہ نشین وشیخ طریقت تھے حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے نام اپنے ایک مکتوب گرامی میں تحریر فرماتے ہیں:۔

۷۸۶.........مولانا المکرم دام بالکرم پس از تسلیم مع التکریم معروض
کرمنامہ موصول ہوا وہ سب آپ کی خوبی نیت اور حسن نظر ہے مولانا ضیاء
الدین صاحب کو میں خود آپ کے اس بیان کے متعلق مطلع کر چکا ہوں
اور مولانا حشمت علی صاحب کو بھی واقعیت بتادی ہے۔۔۔میں آپ کی
پریشانی سے بہت پریشان ہوتا ہوں۔۔۔مولی تعالی ہم سب کو آپ کے
ایسے حامیان دین وملت وپیشوایان دین کی خدمت کی توفیق دے۔
(آمین) سوداگری محلہ والوں کے اختلاف مولی تعالی فوراً دور فرمائے
اور وہ آپ کی واقعی دینی قدر جانیں۔ آمین ثم آمین

محمد میاں قادری

(خادم سجادہ آستانہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ شریف ۲ شعبان ۵۶ھ)

یہ اس زمانہ کا مکتوب گرامی ہے جب مناظرہ بریلی شریف میں عظیم الشان کامیابی اور عدیم المثال فتح ونصرت کے بعد حضرت صدر الشریعۃ مولانا محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی علیہ الرحمۃ اور شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب بریلوی قدس ،محدث اعظم کو حسب ضروریات خاص واہم مقامات پر مناظروں اور جلسوں کے لئے بھیج دیا کرتے تھے۔جس سے مہتمم صاحب کو کچھ ناگواری ہوتی تھی۔اعلیٰ حضرت قدس کے پیر خانہ کے سجادہ نشین نے حضرت محدث اعظم کی تائید حمایت فرمائی تھی۔

صدر الصدور صدر الشریعہ:۔

مولانا محمد امجد علی اعظمی مصنف بہار شریعت قدس سرہ، آپ کے استاد محترم ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت کے خلیفہ اعظم ہیں فرماتے ہیں:۔

"مولانا سردار احمد صاحب میری داہنی آنکھ ہیں"

(ماہنامہ اشرفیہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور حافظ ملت نمبر)

☆ حضرت صدر الصدور صدر الشریعہ اور سیدنا امام حجۃ الاسلام خلف اکبر و سجادہ نشین اعلحضرت نے حضرت محدث اعظم کو باہمی مشورہ سے آپ کی استعداد قابلیت وفن تدریس میں بے مثال مہارت کے باعث مرکز اہلسنت یادگار اعلیٰ حضرت مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی شریف میں مدرس دوم اور ناظم تعلیمات مقرر فرمایا۔

☆ حضرت صدر الصدور صدر الشریعہ نے محدث اعظم پاکستان کو ۱۳۵۴ھ میں مناظرہ بریلی میں بے مثال کامیابی پر آستانہ عالیہ رضویہ پر اپنی طرف سے عظیم الشان جلسہ تہنیت منعقد کرکے،، تاج الفتح پہنایا۔

☆ متحدہ ہندوستان میں ایک بار ہندو مسلم فسادات کے دوران یہ خبر مشہور ہوگئی کہ مولانا سردار احمد صاحب شہید کردیئے گئے صدر الشریعہ بدر الطریقہ قدس سرہ کو شدید صدمہ وملال ہوا آپ نے اپنے زیر اہتمام قرآن خوانی کا اہتمام کرایا قرآن عظیم کے متعدد ختم ہوئے اور حضرت صدر الشریعہ نے سیرت وعظمت محدث اعظم پاکستان پر خود شاندار تقریر فرمائی ایصال ثواب کیا گیا جب اخبارات میں اس غلط خبر کی تردید مولانا حافظ عبد الحمید خاں میرٹھی کی طرف سے شائع ہوئی تو ایک صاحب تقریباً دن کے دو بجے اخبار لے کر حضرت صدر الشریعہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ مولانا سردار احمد صاحب بخیر و عافیت صحیح سلامت زندہ ہیں تو حضرت صدر الشریعہ نے اپنے دولت کدہ گھوسی شریف سے مولانا سبحان اللہ صاحب کو فرمایا ابھی ڈاک خانہ جاؤ اور بریلی شریف مولانا سردار احمد صاحب کو تار کردو کہ جس حالت میں ہیں فوراً گھوسی آجائیں اور بذریعہ تار آنے کی تاریخ سے مطلع کردیجئے جس روز حضرت محدث اعظم گھوسی رونق افروز ہونے والے تھے صدر الشریعہ نے خود انتظامات کرائے اپنی نگرانی میں خود بیٹھک کی صفائی کرائی شاندار جلسہ محفل میلاد شریف کا انعقاد کرایا علماء کرام اور اپنے تلامذہ واحباب کو صبح سویرے نماز کے بعد ریلوے اسٹیشن پر استقبال کے لیے روانہ فرمایا اور جب آپ کو حضرت محدث اعظم پاکستان کی

تشریف آوری کا علم ہوا اپنے دولت کدہ قادری منزل سے نکل کر ریلوے اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئے سرراہ دونوں استاد و شاگرد کی ملاقات ہوئی مصافحہ و معانقہ کرتے ہوئے دونوں حضرات آبدیدہ ہوگئے صدر الشریعہ آپ کو زندہ وسلامت دیکھ کر حمد الٰہی بجالائے اور اپنے دولت کدہ قادری منزل میں محفل میلاد میں آپ کی بصیرت افروز تقریر کروائی اور صدر الشریعہ نے خود اپنے خطاب میں بہت سے تعریفی اور دعائیہ کلمات کے ذریعہ محدث اعظم کو خراج تحسین پیش فرمایا۔ (سوانح صدر الشریعہ، ص ۱۱۲۔۱۱۳)

شیخ المشائخ مولانا علی حسین اشرفی میاں:

آئینہ جمال غوثیت شیخ المشائخ اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ کچھوچھوی نے جب محدث اعظم پاکستان کو بحیثیت طالب علم آستانہ خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیری پر ایک متقی و پرہیزگار عابد وزاہد طالب علم کے طور پر دیکھا تو اپنے سلسلہ عالیہ کی اجازت وخلافت سے مشرف فرمایا کلاہ وعصا عطا فرمایا۔

صدر الافاضل مرادآبادی:۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان کے وجود گرامی کو کس قدر غنیمت سمجھتے تھے اس کا اندازہ اس سے ہوتا کہ جب متحدہ ہندوستان میں بعض اخبارات میں آپ کی شہادت کی خبر شائع ہوئی تو صدر الافاضل نے فرمایا اگرچہ دل نہیں مانتا ایسا ہوا ہو مگر ہمارے عقیدہ ومسلک میں زندوں کو بھی ثواب پہنچایا جاسکتا ہے لہٰذا صدر الافاضل نے اپنے جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں متعدد ختم قرآن مجید کروائے اور شیرینی کا انتظام کیا تعزیتی جلسہ میں خطاب فرمایا، ایصال ثواب خود فرمایا اور جب بعد میں اس غلط خبر کی تردید اخبارات میں شائع ہوئی تو حضرت صدر الافاضل بریلی شریف حضرت محدث اعظم کو ملنے اور دیکھنے کے لیے مسجد بی بی صاحب بہاری پور بریلی شریف رونق افروز ہوئے محدث اعظم پاکستان ایک درسی کتاب کا مطالعہ فرمارہے تھے صدر الافاضل علیہ الرحمۃ چپکے سے آئے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فرما کر آپ کی پیشانی

مبارک کو چوم لیا سینہ سے لگایا دعائیں دیں آپ کو بخیر و عافیت دیکھ کر دعائیں دیں خیریت معلوم کر کے اسی وقت واپس مراد آباد تشریف لے گئے فرمایا میں صرف آپ کو دیکھنے کے لئے ہی آیا تھا۔

☆ جب حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ آل انڈیا سنی کانفرنس کے سلسلہ میں بہت زیادہ مصروف ہو گئے تو دورۂ حدیث کے طلباء کو محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں بریلی شریف دار العلوم مظہر الاسلام میں بھیجا کرتے تھے چنانچہ جب حضرت مخدوم پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر حضرت علامہ قطب الدین صاحب جھنگوی اپنے صاحبزادہ حضرت علامہ عبد الرشید صاحب رضوی جھنگوی کو دورۂ حدیث شریف کے لیے صدر الافاضل کی خدمت میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد لے گئے تو حضرت صدر الافاضل سنی کانفرنس کے سلسلہ میں بہت مصروف تھے حضرت صدر الافاضل نے مولانا علامہ عبد الرشید صاحب جھنگوی کو دورۂ حدیث شریف پڑھنے کیلئے سفارشی مکتوب دے کر محدث اعظم پاکستان کی خدمت میں دار العلوم مظہر الاسلام بریلی شریف میں بھیج دیا۔

(ماہنامہ "نوری کرن،، بریلی شریف محدث اعظم نمبر و تذکرہ محدث اعظم وغیرہ)

☆ صدر الافاضل اکثر جلسوں میں اور اہم کانفرنسوں میں اپنے ہمراہ لے جاتے تھے بدایوں، میرٹھ، دہلی، لاہور، مین پوری، امرتسر کے اہم جلسوں کے خطوط و پوسٹر اس پر شاہد ہیں آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس کا دعوت نامہ حضرت صدر الافاضل نے حضرت محدث اعظم پاکستان کو خود اپنے مبارک قلم سے یوں ارقام فرمایا تھا۔

۸۶/۹۲ ۔۔۔۔۔۔ ۱۴ اپریل ۱۹۴۶ء

بلا حظہ عالم جلیل مولانا الحاج مولوی سردار احمد صاحب، صدر المدرسین ۔۔۔۔۔۔ السلام علیکم

مولانا المکرم سلمہ بنارس سنی کانفرنس کے اجلاس ۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔ اپریل ۴۶ء کو ہونگے۔ آپ کی شرکت اس کانفرنس کی روح ہے۔ ۲۶

اپریل کی شام ۲۷ کے دن میں بنارس رونق افروز ہو جایئے مصارف سفر
یہیں ادا کیے جائیں گے۔ حضرت مفتی اعظم دام مجدہم اور بریلی سنی
کانفرنس کے اراکین کی خدمت میں میری طرف سے التماس شرکت
کے لئے عرض کر دیجئے.................والسلام

جواب کا انتظار رہے گا۔
محمد نعیم الدین عفی عنہ
از بنارس کینٹ اسٹیشن ڈیری

شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم :۔

مولانا شاہ ابوالبرکات محی الدین آل الرحمٰن علامہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب بریلوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف قدس سرہ العزیز نے کسی بھی صورت میں محدث اعظم پاکستان کو بریلی شریف سے جانے نہ دیا ایک بار امرتسر اور جالندھر اور علاقہ صوبہ سندھ کے علماء واحباب نے بہت زور لگایا اور ایک بار نواب صاحب آف بہاولپور نے اپنے یہاں کے جامعہ کے شیخ الحدیث وصدر المدرسین کے طور پر بہت کوشش کی اور سولہ مربعہ اراضی بطور ہدیہ ونذر پیش کرنا چاہی کہ آپ بہاولپور تشریف لے آئیں لیکن سیدی سندی سرکار حضور مفتی اعظم سجادہ نشین بریلی شریف نے آپ کو بریلی کی مرکزیت اور آپ کی لازوال بے مثال خدمت کو دیکھتے ہوئے کہیں جانے نہ دیا یہ وہ زمانہ تھا جب آپ منظر الاسلام، مظہر الاسلام میں رونق افروز ہوئے اور دوسرے، وقت وہ تھا جب آپ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے وقت اپنے آبائی وطن بٹالہ گورداسپور سے فسادات کے باعث بحیثیت مہاجر پاکستان معہ اہل وعیال منتقل ہوئے ساروکی گوجرانوالہ۔ بھکی شریف ابتدائی قیام فرمایا تو حضرت صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی رضوی مصنف بہار شریعت نے آپ کو بدیں الفاظ مکتوب گرامی تحریر فرمایا تھا:۔

عزیزم سلمہ..................السلام علیکم

ادعیہ وافرہ کے بعد واضح ہو اکہ تمہارا خط بریلی کا بھیجا ہوا موصول ہوا خیریت معلوم ہوئی کہ تم مع الخیر بریلی پہنچ گئے تمہارے ہر خط کا جواب میں نے روانہ کیا ہے پاکستان سے جو خط تم نے بھیجا تھا اس کا جواب چھوٹے مولانا صاحب۔(حضرت مفتی اعظم) کے خط میں لکھ دیا تھا۔اجمیر شریف سے تم نے جو خط بھیجا اس کا جواب بریلی محلہ سوداگراں کے پتہ پر تمہارے نام، روانہ کیا۔پچھلے خط کا جواب آج روانہ کرتا ہوں مکان کی (تعمیر) کی وجہ سے اتنی زیادہ مشغولیت ہے کہ فرصت نہیں ملتی............بریلی شریف ہم تمام اہلسنّت کے لئے مرکز ہے اور وہ تقریباً کام کرنے والے سے خالی ہے وہاں کسی بلکہ کئی اچھے کارکن کی سخت ضرورت ہے میرا خیال ہے کہ چھوٹے مولانا (مفتی اعظم صاحب) تمہیں ہر گز نہیں چھوڑیں گے پہلے تم گورداسپور میں رہتے تھے اور اب گوجرانوالہ میں رہو گے کچھ بہت زیادہ فرق نہیں صرف راستہ کی بدامنی ہے جس کی وجہ سے وہ جگہ دور ہوگئی کچھ دنوں بعد یہ بات جاتی رہے گی مسبب الاسباب کوئی سبب پیدا فرمادے گا یہ تو ظاہر ہے کہ بال بچوں کے پاس رہنا یا قریب میں رہنا ہر شخص پسند کرتا ہے مگر دین دار کیلئے خدمت دین ضروریات دین کا خیال سب سے مقدم ہوتا ہے میں مجبور نہیں کرتا مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ تم خود غور کرو اور جو صورت زیادہ تر دین کے لیے مفید ہو اسے اختیار کرو فقیر تمہارے دیکھنے کا بہت زیادہ مشتاق ہے دیکھنا چاہیے کہ اب تم سے کب ملاقات ہوتی ہے۔ مفتی اعظم کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دینا۔

والسلام

فقیر ابوالعلاء محمد امجد علی اعظمی رضوی غفرلہ

اس مکتوب میں بریلی شریف بدستور قیام فرمانے کی ترغیب دی جارہی ہے اور یہی شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم قبلہ کی خواہش ظاہر ہوئی کہ چھوٹے مولانا صاحب (مفتی اعظم) تمہیں ہرگز نہیں چھوڑیں گے،، دونوں حضرات اکابر کرام کی مقدس خواہشوں سے پتہ چلتا ہے کہ مرکز بریلی شریف کے لیے حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان کا وجود کتنا غنیمت اور کتنا لازمی وضروری تھا۔ (مکتوب صدرالشریعہ ملخصاً) حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمتہ کے انتقال پرُ ملال پر بریلی شریف کے موقر ماہنامہ ''نوری کرن'' نے عظیم الشان فقید المثال خصوصی محدث اعظم پاکستان نمبر شائع کیا تھا جسمیں اکابر کرام علماء ومشائخ اہل سنت کے تاثرات ومضامین تھے شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری بریلوی قدس سرہ نے لوح تاریخ وصال کے ذیل میں بکثرت تاریخی مادے نکالے اور مرتب فرمائے تھے رقم طراز ہیں۔

فیضان تام، فیضان اتم ۱۳۸۲ھ

منبع کرم مقبول عصر امیر العلماء ۱۳۸۲ھ

آئینۂ اسرار مقصود آفاق زین دانش ۱۳۸۲ھ

ہادی بستان، رہبر اسلام نور الہدیٰ ۱۳۸۲ھ

مولانا اَلْاَوْحَدُ اَلْاَسْعَدُ اَلْاَسْعَدُ اَلْاَزْھَدُ بحرِ علم ۱۳۸۲ھ

دقیقۂ فہم، رفیع المرتبت ۱۳۸۲ھ

زبدہ عالم عالم نبیل وفاضل جلیل ۱۳۸۲ھ

متوکل سراپا برکت، فہیم عصر مدرس بے مثال ۱۳۸۲ھ

حادی فروع واصول محقق معقول ومنقول عزیز اولیاء ۱۳۸۲ھ

حقائق آگاہ ومعارف دستگاہ علامہ زمانہ ۱۳۸۲ھ

سعادت ماب مولوی محمد سردار احمد صاحب ۱۳۸۲ھ

ذکی ومحدث باکمال ۱۳۸۲ھ

رضی عنہ مولاہ الصمد ۱۳۸۲ھ

(مستخرجہ .... سیدنا مفتی اعظم العلامہ مصطفےٰ رضا بریلوی)

میرا چاند

کے زیر عنوان شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم تحریر فرماتے ہیں۔ ''آہ میرا روشن چاند جاتا رہا'' غروب مہ صلحاء۔ وہ میرا چاند تھا جو بڑھتا ہی رہا کبھی نہ گھٹا جو اپنی گفتار اپنی رفتار اپنے کردار سے فتنوں، فسادوں کفر و گمراہی کی ہر گھٹا کو دفع کرتا ہی رہا۔ کبھی گھٹاؤں میں نہ چھپا کتنی ہی دھولیں اڑیں کتنا ہی گھٹا ٹوپ چھایا وہ چمکتا جگمگاتا ہی رہا۔ وہ میرا چاند تھا۔ جو اوج پر چڑھتا ہی گیا کبھی نہ اترا وہ اوج پر پہنچا جہاں تک اس کے رب جل جلالہ وعم نوالہ نے اسے بلند فرمایا۔ وہ میرے دین کا چاند تھا۔ دین کا چاند بڑھتا ہی رہتا ہے آسمان دنیا کے چاند کی طرح بار بار گھٹتا اور اترتا اور اتر کر غائب نہیں ہوتا وہ میرا چاند تھا جو بہت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی منازل کرتا کرتا منزل غفر پہنچا غفر لہ المولیٰ تعالیٰ لہ ولوالدیہ ولجمیع الاساتذتہ۔ آمین۔ وہ میرا چاند صدر الشریعہ کا چاند اعلیٰ حضرت قدس سرہ، کے مسلک کا چاند علم قرآن وحدیث وفقہ وغیرہ کا چاند اس محبوب سبحانی غوث صمدانی کا چاند تھا جس نے فرمایا تھا اس آسمان دنیا کے چاند کے لیے اب ایسے ہزار چاند آئیں۔ گم ہم میں ہوں اور پتہ نہ پائیں وہ میرا چاند تھا۔ جس نے قلیل عرصہ میں ہندوستان وپاکستان کے گوشہ گوشہ میں اپنا نور پھیلایا۔ وہ میرا چاند تھا۔ جس کا چاندنا آسمان دنیا کے چاند کی چاندنی کی طرح محض سطحی نہ تھا بلکہ دلوں کی گہرائیوں میں پہنچا۔ وہ میرا چاند تھا جس نے ہندوستان وپاکستان میں بنام مظہر الاسلام دو مدرسے قائم کیے۔ جس سے دینی چاند تا قیام قیامت انشاء اللہ تعالیٰ پیدا ہوتے اور دنیا کو جگمگاتے رہیں گے۔ وہ میرا چاند تھا جس کی چاندنی رہتی دنیا تک دنیا میں قائم ودائم رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ میری دعا ہے کہ مولائے کریم جل جلالہ وعم نوالہ اس کی قبر کو اپنے چاند علیہ السلام کے نور سے معمور فرمائے اس پر اپنی رحمت کے پھول

برسائے اسے ریاض جنت کی طرح کرے آمین۔ این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

(ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف محدث اعظم نمبر، ص ۵۔۶۔۷)

سیدنا مفتی اعظم کے منظوم احساسات:۔

شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدنا علامہ الشاہ مصطفےٰ رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ نے محدث اعظم کے وصال پر اپنے منظوم احساسات کی ایک طویل نظم ومنقبت بھی ارقام فرمائی، فرماتے ہیں:۔

کیا کہوں میں ہائے کیا جاتا رہا
آہ دل کا حوصلہ جاتا رہا

سنیوں کا دل نہ بیٹھے کس طرح
زور ان کے قلب کا جاتا رہا

قوت دل طاقت دل زور دل
اس کے جانے سے میرا جاتا رہا

وہ محدث وہ محقق وہ فقیہ
عالم علم ھدیٰ جاتا رہا

اس زمانے کا محدث بے مثال
جس کا ثانی ہی نہ تھا جاتا رہا

چل بسا دنیا سے استاد شفیق
مایۂ لطف و عطا جاتا رہا

جو مرقع تھا جمال وحسن کا
وہ نگار اولیاء جاتا رہا

مولوی سردار احمد اٹھ گئے
لطف سارا درس کا جاتا رہا

مسند آرائے سریر علم تھا
صدر دین مصطفےٰ جاتا رہا

غوث اعظم قطب عالم کا غلام
نائب شاہ رضا جاتا رہا

غوث اعظم خواجۂ اجمیر کا
وہ مجسم فیض تھا جاتا رہا

فیض سے داتا کے مالامال تھا
گنج بخش علم تھا جاتا رہا

پیکر رشد وھدیٰ تھا بالیقین
مظہر احمد رضا جاتا رہا

تھا بہر حالت رضائے حق سے کام
آہ فانی فی الرضا جاتا رہا

حضرت صدر الشریعہ کا وہ چاند
میرا مہر پر ضیاء جاتا رہا

اعظم خلفاء تھا پاکستان میں
جانشین مصطفےٰ جاتا رہا
دیو کا سر کاٹ کر نوری کہو
چاند روشن علم کا جاتا رہا

نوٹ۔ یہ منظوم احساسات کسی مرید وشاگرد یا عقیدت مند کی مبالغہ آمیزی نہیں بلکہ دنیا اسلام کے مسلمہ مفتی اعظم شیخ الشیوخ شیخ العالم شہزادۂ اعلیٰ حضرت قدس سرہما کے منظوم تاثرات واحساسات ہیں جو ابتدائی درسی کتب میں حضرت محدث اعظم پاکستان کے استاذ بھی ہیں۔

پیر سید طاہر علاؤ الدین قادری بغدادی:۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار بغداد کی اولاد امجاد سے تھے اپنے ایک عربی مکتوب میں فرماتے ہیں جس کا ترجمہ حضرت علامہ مفتی ابوسعید محمد امین صاحب سابق مفتی جامعہ رضویہ نے کیا تھا کا اقتباس نقل کیا جاتا ہے:۔

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

''مولانا العلامہ مولوی سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل سنت وجماعت کے علماء پاکستان میں سے بہترین تھے اور علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور جیسے کہ علامہ موصوف رسول اللہ ﷺ کے عاشق صادق تھے اسی طرح وہ سیدنا غوث صمدانی ہیکل نورانی سید عبدالقادر محی السنۃ والدین قدس اللہ روحہ، کے محب ومرید تھے علامہ مغفور نے مساجد اور مدارس دینیہ رضویہ کی تعمیر وترویج میں بڑی خدمات انجام دیں اور سعی بلیغ فرمائی طلباء ان مدارس سے فاضل علماء بن کر نکلتے ہیں نیز محدث اعظم پاکستان فقیروں معذوروں کے مددگار تھے''

(مکتوب بحوالہ ہفت روزہ ''محبوب حق'' ۱۳۔دسمبر ۱۹۶۲ء وکتاب محدث اعظم ص۳۷۳)

حضرت علامہ مفتی محمد مجیب الاسلام نسیم اعظمی شیخ الحدیث ادری اعظم گڑھ کا بیان ہے کہ حضور مفتی اعظم قدس سرہ نے آپ کو سند خلافت عطا فرماتے وقت ولد الاعز لکھا تھا اور فرمایا

کہ اگرچہ مولانا سردار احمد صاحب کو میں نے (بھی) پڑھایا مگر آج وہ اس قابل تھے کہ مجھے پڑھاتے۔ (ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف، مارچ اپریل ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۳)

ملک العلماء فاضل بہاری:۔

خلیفہ وتلمیذ اعلیٰ حضرت علامہ محمد ظفر الدین احمد قادری رضوی پٹنہ صوبہ بہار فقیر کے نام اپنے ایک اہم مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں ''مولانا سردار احمد صاحب کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں ان کا زمانہ طالب علمی بھی دیکھا اور زمانہ درس وتدریس بھی دیکھا نہایت ذی علم فاضل ومدرس ہیں۔ (مکتوب ملک العلماء فاضل بہاری علیہ الرحمۃ الباری)

سراج المشائخ:۔

زین العارفین عین الذاکرین سیدنا شاہ محمد سراج الحق صابری صاحب قادری چشتی کرنالوی سجادہ نشین حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پت رحمۃ اللہ علیہ سے محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کو سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں اجازت وخلافت حاصل ہے حضرت مخدوم نے جب ایام طفولیت میں محدث اعظم پاکستان کو دیکھا تو فرمایا ''ماشاء اللہ یہ صاحبزادہ عظیم انسان ہوگا ان کے خوان جود وسخا سے ہزاروں فیض یاب ہوں گے،،۔

(روزنامہ ''حالات'' لاہور محدث اعظم پاکستان نمبر وتذکرہ محدث اعظم)

جب حضرت محدث اعظم پاکستان آستانہ سلطان الہند خواجہ غریب نواز پر زیر تعلیم تھے اور سیڑھیوں سے پھسل کر گرنے کے باعث آپ کے سر میں چوٹ لگ گئی تھی تو سیدنا شاہ محمد سراج الحق قدس، اجمیر شریف آپ کی عیادت کے لیے تشریف لائے تھے۔ سیدنا سراج المشائخ نے اپنی نماز جنازہ کے لیے سیدنا محدث اعظم علیہ الرحمہ کو مقرر فرمایا تھا۔

فاضل جلیل علامہ حسنین رضا علیہ الرحمۃ:۔

سیدنا مجدد اعظم کے برادر زادہ وخلیفہ مجاز ہیں حضرت استاد زمن مولانا حسن رضا حسن

بریلوی علیہ الرحمۃ کے فرزند دلبند ہیں فرماتے ہیں "مولانا سردار احمد صاحب کی مختصر زندگی اپنے اندر حیرت انگیز کرشمے رکھتی ہے............وہ سات آٹھ سال کی مدت میں (مرکز اہلسنت) منظر الاسلام بریلی کے ایک بڑے اور قابل مدرس تھے اور رضوی دار الافتاء کے ایک ممتاز مفتی اور منبر وعظ پر ایک خوش بیان واعظ تھے تو میدان مناظرہ میں ماہر و قابل مناظر تھے وہ اس تھوڑی سی مدت میں اس جگہ پہنچ گئے تھے جہاں ترقی کرنے والے بڑی کوشش سے بیس، پچیس سال میں پہنچ پاتے ہیں یہ مختصر مدت اور اتنی مختلف کامیابیاں یہ ایک طلسم تھا جو بریلی والوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور یہ ایسی حیرت انگیز مثال تھی جو مدتوں سے نہ دیکھی تھی۔ اسی لائکپور (فیصل آباد) کو آج دیکھئے کہ وہ اس وقت بفضلہٖ تعالیٰ پاکستان میں سنیت کا مرکزی نقطہ بن چکا ہے اسی لائکپور میں آج سنیت کا دور دورہ ہے محدث اعظم پاکستان کا بریلی میں دور تعلیم اور ایسی تیز ترقی وہ اگر ایک چھوٹا طلسم تھا تو لائل پور میں آ کر خود لائل پور اور پھر سارے پاکستان میں جو حالات رونما ہوئے وہ بڑے بڑے طلسمات کا مجموعہ ہیں............محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے عاشق تھے انہوں نے سنیت کی تبلیغ کے ساتھ اہل پاکستان کے دلوں میں اعلیٰ حضرت قبلہ سے محبت کا بے حد جذبہ پیدا کر دیا ہے۔

(ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف، محدث اعظم پاکستان نمبر بابت مارچ اپریل ۱۹۶۳ء، ص نمبر ۱۷، ۱۸)

نبیرۂ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم :۔

مولانا الشاہ محمد ابراہیم رضا خاں صاحب جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ، مہتمم و شیخ الحدیث مرکز اہلسنت دار العلوم منظر الاسلام جامعہ رضویہ بریلی شریف ۱۳۷۹ھ میں لائکپور جلوہ افروز ہوئے جو کچھ دیکھا ان کا مشاہدہ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں۔" امابعد۔ فقیر بے بضاعت نے اس سال ۱۳۷۹ھ میں جامعہ رضویہ لائکپور کے جلسہ دستار فضیلت میں شرکت کی۔ سبحان اللہ۔ ماشاء اللہ۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔بریلی کے ایک لعل بے بہا کو لائکپور میں درخشاں دیکھا جس کی آب و تاب سے پاکستان و پنجاب کو چمکتا ہوا پایا اور جس شمع ہدایت کے گرد ہزاروں پروانوں کو تصدق ہوتے ہوئے دیکھا وہ عظیم

الشان مجمع اہل حق اہلسنت کا دیکھا جس کی مثال اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس شریف میں دیکھتا ہوں اور حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں نظر آتی ہے ویسا ہی یا اس سے بدرجہ زائد۔ علماء وفضلاء، مشائخ وخواص محبان رسول ﷺ اور فدایان حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نائب اعلیٰ حضرت خلیفۂ حجۃ الاسلام شمع ہدایت فخر اہل بریلی محدث بے مثال فقیہہ باکمال کے گرداگرد مجتمع ہیں۔ یہ ثمرہ اخلاص کا ہے، یہ ثمرہ محبت اعلیٰ حضرت کا ہے یہ نتیجہ انتھک دینی خدمت کا ہے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سردار احمد صاحب۔ اَطَالَ اللّٰہُ عُمْرَہٗ وَعَافَاہُ اللّٰہُ مِنْ جَمِیْعِ الْمِحَنْ کو دنیائے رضویت وسنیت میں وہ مقام حاصل ہوگیا جس میں کوئی ان کا ہمسر ومقابل نہیں" (رجسٹر آراء اکابر، جامعہ رضویہ فیصل آباد)

قطب مدینہ:۔

حضرت مولانا الشیخ ضیاء الدین قادری رضوی مہاجر مدنی قدس سرہ العزیز خلیفہ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ، پاکستان کے علماء ومشائخ میں سب سے زیادہ حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہ سے متاثر تھے جب حضرت محدث اعظم پاکستان حاضری سرکار اعظم نور مجسم نبی اکرم رسول محترم ﷺ کے لئے حاضر ہوئے تو متعدد روز اپنے دولت کدہ پر رکھا کئی کئی دعوتیں فرمائیں متعدد بار اپنے ہاں محفل میلاد شریف میں بلوا کر آپ کا خطاب وبیان کرایا۔ اپنا پورا کتب خانہ اور اہم کتب احادیث مطالعہ کیلئے پیش فرمادیں آپ کے وصال پر اپنے دولت کدہ پر محدث اعظم کا ختم سوئم اور ختم چہلم شریف کرایا اور آپ کے وصال پر ایک تاریخی رباعی ارشاد فرمائی جس کا صرف ایک بند فقیر کو یاد رہا۔

قادری رضوی مدام پاگئے جنت مقام

برہان ملت خلیفہ اعلیٰ حضرت:۔

مولانا مفتی محمد برہان الحق قادری رضوی جبل پوری مفتی اعظم سی پی انڈیا۔ جب پہلی بار قیام پاکستان کے بعد جب پاکستان کا دورہ فرمایا اور محدث اعظم پاکستان کی عظیم وجلیل دینی تبلیغی

مسلکی اور تعلیمی تدریسی خدمات اور کارہائے نمایاں ومجاہدانہ سرگرمیوں کا تذکرہ شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم سجادہ نشین بریلی شریف سے فرمایا تو مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے فرحت ومسرت اور شادمانی سے بھرپور مکتوب محدث اعظم پاکستان کو تحریر فرمایا جس کا تذکرہ کتاب ''محدث اعظم پاکستان'' جلد اول میں ہے فقیر راقم الحروف سیدنا مفتی اعظم کے عرس چہلم شریف میں بریلی شریف حاضر آستانہ عالیہ رضویہ تھا وہاں معلوم ہوا کہ حضور برہان ملت، ریحان ملت علامہ ریحان رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ کے دولت کدہ پر رونق افروز ہیں فقیر راقم الحروف وہاں حاضر ہوا حضرت علامہ فقیہہ النفس مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ صدر دارالافتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور اور علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے توسط سے شرف زیارت سے مشرف ہوا حضرت برہان ملت گاؤ تکیہ سے ٹیک لگائے آرام فرما تھے جب حضرت مخدوم کو یہ معلوم ہوا کہ فقیر حضرت محدث اعظم پاکستان کا سگ دربار ہے حضرت برہان ملت اٹھ کر بیٹھ گئے اور مصافحہ ومعانقہ سے مشرف فرمایا اور ایک گھنٹہ تک محدث اعظم کی جلالت علمی تقویٰ وطہارت مجاہدانہ کارناموں حرمین شریفین کے واقعات پر طویل ودلنشین انداز میں تبصرہ فرمایا۔

شیر بیشہ سنّت، مظہر اعلیٰ حضرت:۔

مولانا محمد حشمت علی خان لکھنوی قادری رضوی قدس سرہ:۔

"حضرت مولانا ابوالمنظور محمد سردار احمد صاحب گورداسپوری مدظلہ العالی وہ شخصیت ہیں جن سے میرا کبھی کسی بھی عنوان سے اختلاف نہ ہوا حضرت مولانا موصوف مرشد برحق سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک حق کے چمکتے ہوئے آفتاب وماہتاب ہیں اور فقیر کے زور بازو ہیں اکثر مناظروں میں فقیر کے معین ومعاون رہے سیدنا مرشد برحق حضور پرنور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد انہوں نے بریلی شریف کو خوب سنبھالا" (مکتوب ملخصاً)

حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی

مولانا ابوالحامد سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہ العزیز کا ایک اہم و یادگار مکتوب گرامی ہے، یہاں سے ایک مولانا صاحب جو دورۂ حدیث شریف پڑھنا چاہتے تھے اہلسنت کے مشہور وممتاز مدارس اہلسنت کا نام لکھ کر انہوں نے حضرت قبلہ محدث اعظم کچھوچھوی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تو جواب ملا "آپ وہاں (پاکستان میں) دورۂ حدیث شریف یا جامعہ رضویہ مظہر الاسلام لائلپور میں کرائیں یا پھر حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب، مدرسہ حزب الاحناف لاہور میں ان دونوں جگہ پر دورۂ حدیث کرانے والوں سے مجھے پوری واقفیت ہے۔ والسلام علیکم وعلی من لدیکم .... فقط فقیر ابوالحامد سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی شریف

حافظ ملت جلالۃ العلم :۔

مولانا حافظ عبدالعزیز محدث و بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی بھارت جو حضرت علامہ ارشد القادری حضرت علامہ مفتی ظفر علی نعمانی رضوی مہتمم دارالعلوم امجدیہ کراچی حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی، حضرت علامہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی امجدی خطیب نیومیمن مسجد کراچی، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ جیسے اکابر علماء کے استاد محترم ہیں فرماتے ہیں "ابھی ہماری نظروں کے سامنے الحاج حضرت علامہ شاہ محمد سردار احمد صاحب قبلہ محدث اعظم پاکستان کے علم وفضل کا آفتاب اپنی پوری تابانی کے ساتھ روشن ودرخشاں تھا عالم کو منور کر رہا تھا آپ کے فیوض وبرکات سے عالم فیض یاب ہو رہا تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے۔ وہ ہم سے رخصت ہو گئے داغ مفارقت دے گئے آپ کی رحلت وہ حادثہ جانکاہ ہے جس نے شہر سونے کر دیئے بستیاں سنسان کر دیں ہر جگہ سناٹا معلوم ہوتا ہے علم وفضل کا آفتاب کیا غروب ہوا دنیائے اسلام میں صف ماتم بچھ گئی کہرام مچ گیا سکتہ کا عالم طاری ہے۔

العین تدمع و القلب یحزن و ما نقول الا ما یرضی بہ ربنا

آنکھیں اشکبار ہیں دل غمگین ہیں زبانوں پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ جاری ہے
رحلت کی خبر سے دارالعلوم اشرفیہ میں تعطیل کردی گئی تعزیتی جلسہ منعقد ہوا ہر شخص غم واندوہ کا مجسمہ
نظر آتا تھا آنکھیں اشکبار اور چہرے اداس اور کیوں نہ ہو حضرت موصوف علم وفضل کے آفتاب
تھے زہد وتقویٰ کے ماہتاب تھے امانت ودیانت کے خورشید درخشاں تھے ہر کمال کے جامع تھے
عالم دین تھے علامہ زماں تھے استاذ محترم حضرت صدرالشریعہ قبلہ علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ سے
تھے علم وفضل زہد وتقویٰ میں حضرت قبلہ (صدرالشریعہ) کے صحیح جانشین تھے جامع معقول ومنقول
ہر علم میں آپ کو کمال حاصل تھا بالخصوص فن حدیث میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا بلا مبالغہ آپ
بخاری زماں تھے آپ کے درس وسیع میں درس حدیث کو امتیاز خصوصی حاصل تھا عالم حدیث تھے
اس کے ساتھ عامل حدیث تھے جو حدیث پڑھی اس پر پورا عمل کیا...... بلاشبہ حضرت موصوف مجمع
البحرین تھے جامع معقول ومنقول تھے علم وعمل کے جامع تھے کمالات ظاہری وباطنی سے آراستہ
تھے بزرگان دین سلف صالحین کے نمونہ تھے باقیات الصالحات سے تھے آپ کے تیس سالہ درس
وسیع سے ہزاروں تشنگان علوم سیراب ہوئے آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے جید علماء وفضلاء ہیں
جو دین متین کی شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں"......

(ماہنامہ نوری کرن مارچ واپریل ۱۹۶۳ء، صفحہ نمبر ۲۷)

مجاہد ملت صدر آل انڈیا تبلیغ سیرت:۔

مولانا علامہ شاہ محمد حبیب الرحمان صاحب قبلہ قدس سرہ، خطیب مشرق علامہ مشتاق
احمد صاحب نظامی مدیر ماہنامہ پاسبان الہ آباد بھارت "خون کے آنسو" جیسی معرکۃ الآراء
کتابوں کے مصنف ممتاز اہل قلم کے استاذ محترم وشیخ طریقت ہیں فرماتے ہیں "حضرت محدث
پاکستان علیہ الرحمۃ الرضوان، حضرت حجۃ الاسلام (مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں) رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے ہم دونوں کو وہاں (ضلع اناؤ کے مناظرہ میں) بھیجا تھا اور وہاں پہلے سے حضرت شیر بیشہ
سنت موجود تھے اور اس میں (ان سے) فن مناظرہ کے متعلق خوب خوب گفتگو رہتی تھی ان کی

سلاست روی دین داری اور ذوق وشوق کا یہ عالم تھا کہ چند لمحات کے لیے بھی اپنا کوئی وقت بیکار جانے دینا نہیں چاہتے تھے چند منٹ اگر کوئی کسی اور بات میں مشغول کر لیتا تو پریشان ہو جاتے فرماتے بھئی بہت وقت ضائع ہو گیا پنجگانہ نماز کیلئے مسجد جا کر کبھی جماعت میں تاخیر پاتے تو وظیفہ پڑھتے رہتے یا کتاب کے مضامین پر غور کرتے رہتے کتاب دیکھنے کے لیے بے چینی ہوتی تو ٹہلنے لگتے اس قدر کتب بینی کرتے تھے اور اتنی عبارتیں (زبانی) یاد تھیں کہ ہم لوگوں نے ان کا نام کتب خانہ رکھ دیا تھا۔ ذہانت ومتانت ان کی کدوکاوش از حد بڑھی ہوئی تھی فقیر کو یہ خیال نہیں آتا کہ کبھی کوئی مذاق کا جملہ ان سے سنا ہو وہ مذاق سے بالکل ناآشنا تھے...... ہمارے حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ بہت زیادہ غالب تھا۔ فقیر کے خیال میں حضرت (حجۃ الاسلام) کی قادر نظر کچھ ایسی گہری پڑ گئی کہ اس نظر کیمیا اثر نے ان (محدث اعظم) کو جوہر الجواہر بنا دیا............ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضیٰ عنا کے دونوں صاحبزادگان کے حضرت محدث پاکستان علیہ الرحمۃ لرضوان سراپا برکت نشان تھے ایک تن تنہا وبے سروسامان کا سلف صالحین کی پیروی میں اجنبی جگہ جا کر قیام کرنا اور مختصر عرصہ میں اس طرح عروج دینا کہ ایک زبردست دارالعلوم کا قیام ہو جائے اور ہزاروں ان سے مستفید ہوں............ اظہار مقبولیت کا ایک زبردست کرشمہ دیکھیے جنازہ میں لاکھوں کا اژدحام رہا ایسے ہی لوگ موت العالم اور موت العالم ثلمتہ فی الدین کے مصداق ہوتے ہیں جی چاہتا ہے کہ اپنے حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر اخیر میں درج کروں۔

موت عالم موت عالم ثلمۃ دین نبی ۔۔۔ جان تو جانِ جہاں جان جہاں بر تو نثار

وَهُوَ الْبَاقِيُ وَلَهُ الْبَقَاءُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ

(ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف محدث اعظم پاکستان نمبر ۱۹/۲۰)

مجاہد ملت مولانا بدایونی:۔

مولانا محمد عبدالحامد قادری بدایونی مرحوم خانوادۂ قادریہ بدایوں کے عظیم علمی روحانی چشم

وچراغ تھے اور جمعیت العلماء پاکستان کے سابق مرکزی صدر، وہ فرماتے ہیں" لائل پور پر مختلف ادوار گزرے ہیں اس لائل پور کو دیکھ کہ یہ سمجھتا ہوں کہ یہ لائل پور بریلی ہے پھر خیال کرتا ہوں کہ یہ زمین بغداد کی مقدس سرزمین ہے لائلپور کی اس زمین کو یہ رتبہ حضرت شیخ الحدیث (محدث اعظم پاکستان) علیہ الرحمہ کے وجود سے ملا آپ کا وصال کراچی میں ہوا مگر آپ کے جسم نے لائل پور والی زمین کو نوازا اس کی قسمت جاگ اٹھی.......... اولیاء اللہ مرتے نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں حضرت شیخ الحدیث زندہ ہیں وہ ہمارے اس مقدس جلسہ کو دیکھ رہے ہیں آپ کیا میری تقریر کی داد دیں گے داد تو وہ قبر والا اللہ کا مقبول بندہ دے گا، جو رتبہ بوریا نشین فقیروں کا ہوتا ہے وہ شہنشاہوں کو حاصل نہیں ہوتا ان اللہ والوں کی بڑی شان ہوتی ہے.......... آپ (محدث اعظم) سچے عاشق رسول ﷺ تھے آپ کی وفات کے بعد آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر یقین ہوتا تھا کہ آپ زندہ ہیں اور مسکرا رہے ہیں"

(روزنامہ "سعادت" لائلپور یکم جنوری ۱۹۶۳ء و ہفت روزہ سواد لاہور ۲۲ مارچ ۱۳)

شیخ الاسلام خواجہ سیالوی:۔

علامہ الحاج الحافظ محمد قمر الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ چشتیہ سیال شریف سرگودہا اپنے عربی مکتوب میں فرماتے ہیں۔ جس کا ترجمہ حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب۔ بانی مدرسہ جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد نے کیا.............. میرے اس کہنے میں مبالغہ نہ ہوگا کہ شیخ معظم محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ میں یکتا و یگانہ تھے اور وہ فضیلت کے اونچے درجہ پر فائز تھے آپ (محدث اعظم) نے اعلاء کلمۃ الحق اور دین متین کی حمایت بد رسموں غلط مذہبوں کو مٹانے میں اپنی عمر شریف صرف کردی.......... اللہ تعالیٰ آپ کی آرام گاہ کو ٹھنڈا کرے"

خادم محمد قمر الدین سیالوی

خادم سجادہ چشتیہ سیال شریف

۲۲، جمادی الآخریٰ ۱۳۸۳ھ ہفت روزہ محبوب حق، لائلپور،

۱۳، دسمبر

فخر المشائخ:۔

پیر سید غلام محی الدین صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف فرماتے ہیں" حضرت شیخ الحدیث کے وصال سے اہل اللہ اور محبان رسول کے دلوں پر بیشک انمٹ داغ جدائی ثبت ہو گیا آپ کی جدائی کا غم ہمیشہ دل ودماغ میں قائم رہے گا اس لئے کہ آپ ایسی یکتائے روزگار شخصیت شاید ہی میسر آئے جو دین محمدی کی پورے درد کے ساتھ خدمات سرانجام دے سکے اور سنت رسول ﷺ کے احیاء کے لیے زندگی تک قربان کردے"۔

(کتاب عاشق رسول، مولفہ عتیق الرحمن سیفی، ۹۰، پیر سید غلام محی الدین ابن پیر سید مہر علی)

پیر صاحب دیول شریف۔

پیر عبدالمجید خضری پیر آف دیول شریف نے کہا حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد کی وفات سے دلی صدمہ ہوا حضرت مولانا نے اسلام کی جو خدمات سرانجام دیں ان کا بیان غیر ممکن ہے مولانا نے پاک وہند میں جو علمی دینی اور مذہبی خدمات اسلام کیں وہ تاریخ میں مشعل راہ رہیں گی"۔(بیان پیر آف دیول) (ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف۔ محدث اعظم نمبر ۹۸)

مفتی اعظم دہلی :۔

حضرت فیض درجت مفتی شریعت مولانا مفتی شاہ محمد مظہر اللہ صاحب شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری دہلی ہندوستان والد بزرگوار علامہ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب، فرماتے ہیں۔"محبی مخلصی سلمہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ میں پاکستان حاضر ہوا تھا لیکن علالت کی وجہ سے زیادہ قیام نہ کرسکا رمضان شریف میں کسی قابل نہیں ہوں سوالات کے جوابات مولانا سردار احمد سلمہم سے حاصل کرلیں اور ان کو سلام کہہ دیں شافی مطلق ان کو شفا کاملہ عاجلہ سے سرفراز فرمائے ان کے وجود سے اہلسنت کو بڑی تقویت ہے اس قدر جم غفیر طلباء کا فارغ التحصیل ہونا ان کی کرامت ہے اور نہایت درجہ مسرت کا باعث۔۔۔۔" محمد مظہر اللہ غفرلہ شاہی امام فتحپوری دہلی

مکرمی زید مجدہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔۔۔ مولینا سردار احمد صاحب۔ مدظلہ العالی کی خدمت میں سلام عرض کر دیں ان کی تبلیغ سنیت کا حال معلوم ہو کر کمال درجہ خوشی نصیب ہوتی ہے لیکن اتنا افسوس ہے کہ پاکستان تشریف لے جا کر کبھی سلام سے بھی یاد نہ کیا مولی تعالی انہیں خوش رکھے اور مقاصد صحیح میں کامیاب فرمائے۔۔۔ فقط والسلام

محمد مظہر اللہ غفرلہ

امام شاہی جامع مسجد فتح پوری دہلی

مکاتب بنام محمد حسن علی الرضوی

مفتی اعظم بمبئی:۔

محبوب ملت غازی اہلسنت علامہ بوالظفر محب الرضا مولانا مفتی محمد محبوب علی خان صاحب۔ خطیب مدن پورہ۔ مفتی اعظم بمبئی۔ محدث اعظم امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر مادہ تاریخ کے ساتھ اپنے تعزیتی مکتوب میں فرماتے ہیں ''آہ محدث لاجواب پاکستان بھی اس دور قحط الرجال میں ہم سنیوں کو داغ مفارقت دے گئے۔

(ہفت روزہ محبوب حق مکتوب حضرت صاحبزدہ فضل رسول صاحب حیدر رضوی)

☆ حضرت محبوب ملت غازی اہلسنت مفتی اعظم بمبئی نانپارہ بہرائچ شریف کے مناظرہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔۔۔ ''سراسیمہ اور مضطرب ہو کر صدر وہابیہ نے اپنے مناظر کو بٹھا دیا اور خود تقریر کرنے لگا اس کو عاجز دیکھ کر مولوی حبیب الرحمان مئوی بولنے لگے ان کی بے کسی دیکھ کر مولوی عبد اللطیف مئوی بولنے لگے صدر اہلسنت حضرت مولانا مولوی ابوالمنظور محمد سردار احمد صاحب قبلہ کھڑے ہوئے اور ان سب کی دندان شکنی اور سرکوبی فرمائی''۔

(سوانح شیر بیشہ اہلسنت ومناظرہ نانپارہ بہرائچ شریف، ۱۲۸)

مفتی اعظم کانپور:۔

حضرت علامہ مولانا شاہ مفتی محمد رفاقت حسین شیخ الجامعہ احسن المدارس قدیم نئی سڑک

کان پور انڈیا محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے استاد بھائی حضور سیدی صدر الشریعہ علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ سے ہیں محدث اعظم پاکستان کی جگہ دورۂ حدیث شریف پڑھانے کی دعوت دی گئی تو جواباً ارشاد فرمایا۔۔۔۔السلام علیکم.......... حضرت (محدث اعظم پاکستان) قدس سرہ، کے وصال سے پیدا ہونے والا خلا یہ فقیر کس طرح پُر کر سکے گا حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا بدل ہماری جماعت میں نہیں"۔ محمد رفاقت حسین کانپور۔

صدر العلماء مفتی اعظم میرٹھ:۔

مولانا غلام سید غلام جیلانی صدر المدرسین مدرسہ اسلامیہ قومیہ اندرکوٹ میرٹھ ہندوستان مولانا شاہ عارف اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا شاہ احمد نورانی جیسے مشاہیر کے استاد محترم ہیں لاہور بیڈن روڈ پر میرٹھ ہندوستان کے میٹر والوں کے ہاں رونق افروز ہوئے تھے فقیر راقم الحروف اور مولانا شمس الزماں قادری زیارت کیلئے حاضر ہوئے اور عام لوگوں کی طرح مصافحہ کر کے بیٹھ گئے حضرت نے دریافت فرمایا کہاں سے آئے عرض کی حضرت محدث اعظم پاکستان کے سگ دربار ہیں فوراً کھڑے ہو کر دوبارہ مصافحہ و معانقہ فرمایا اور برجستہ فرمایا" ارے وہ بڑے باکمال تھے بڑے لاجواب تھے.......... پھر کچھ صلح کلی پلپلے مولویوں کا ذکر آیا تو فرمایا بس وہ (محدث اعظم) ایک ہی تھے یگانہ زمانہ تھے وہ کسی سے نہیں ڈرتے تھے"۔ حضرت ممدوح صدر العلماء میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے تین دن اس فقیر کو اپنے ساتھ اپنے پاس رکھا اور حضرت علامہ مفتی محمد اعجاز الرضوی قدس سرہ، کی دعوت میں، جامعہ حامدیہ رضویہ کرشن نگر لاہور اور جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور ساتھ لے گئے اور حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان کا والہانہ انداز میں تذکرہ فرماتے رہے۔ دل پر چوٹ لگی تھی۔

مفتی پاکستان استاد العلماء:۔

مولانا علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری رضوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سیدنا محدث اعظم پاکستان رضی اللہ عنہ کے عہد حیات میں لائلپور کے

ملک گیر فقید المثال عرس امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تشریف لائے تھے..........دوسرے روز واپسی کے وقت جب ریل گاڑی پر سوار کرنے کیلئے جا رہے تو حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا" لائلپور میں جم جانا اور مذہب اہلسنّت کو اس قدر فروغ دینا حضرت شیخ الحدیث کا کمال ہے قیام پاکستان سے بہت پہلے ایک بار یہ فقیر اور اباجی (حضور فخر المحدثین مولانا علامہ سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوری قادری رضوی فضل رحمانی) یہاں آئے تھے اسٹیشن پر پہنچتے ہی مخالفین نے سخت پتھراؤ کیا تھا یہاں کسی سنی عالم دین کا جم جانا اور تبلیغ کرنا آسان کام نہ تھا"۔حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان کے وصال پر حضرت مفتی اعظم پاکستان نے فرمایا"ہجوم غم ویاس میں میرے پاس الفاظ نہیں جو حضرت (محدث اعظم) کے انتقال سے پیدا ہونے والے عظیم خلا کا ذکر کر سکوں۔(رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ شیخ الحدیث نمبر)

حضرت محدث امرھوی :۔

فخر الاکابر حضرت علامہ مولانا قاری سید محمد خلیل شاہد صاحب کاظمی محدث امروہی رحمۃ اللہ علیہ جن کو بریلی شریف کے قیام دوران تدریس حضرت محدث اعظم پاکستان دارالعلوم مظہر الاسلام میں امتحان لینے کے لیے بلایا کرتے تھے فرماتے ہیں" حضرت علامہ مولٰنا مولوی الحاج مفتی سردار احمد صاحب قادری چشتی صابری کی عظیم تعلیمی وتبلیغی خدمات کو نہ صرف بریلی شریف کے لوگ اور بزرگ بلکہ ہندوستان بھر کے علماء وعوام ابھی تک یاد کرتے ہیں مولانا سردار احمد صاحب کو تاجدار مسند تدریس کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا وہ عالم باعمل تھے اور زندگی کا بیشتر حصہ درس وتدریس اور مناظروں میں گزارا اس فقیر کے بہت مہربان تھے"۔ملخصاً

(ماہنامہ نوری کرن جنوری ۱۹۶۶ء)

غزالی زماں:۔

مولانا الحاج علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ۱۵،اگست ۱۹۸۳ء کے ایک اہم وخصوصی مکتوب میں جماعت اہلسنّت کی مجلس عاملہ کے نام پیغام میں تحریر فرماتے ہیں۔"

حضرت علامہ قبلہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب محدث پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مقدسہ علم وعمل تقویٰ وطہارت پاکیزگی اخلاق میں اپنی مثال آپ تھے جب ان کا تصور آتا ہے تو ادب واحترام سے گردنیں جھک جاتی ہیں............ باوجود کہ بعض مہربانوں نے فقیر کو سیدی حضرت علامہ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت اقدس (محدث اعظم پاکستان) رحمۃ اللہ علیہ سے دور رکھنے کی ناکام کوششیں کیں مگر الحمد للہ فقیر ان سے دور نہیں ہوا ان کی عظمت و محبت آج بھی فقیر کے دل کی گہرائیوں میں موجود ہے انشاء اللہ فقیر ان چمکتے ہوئے نقوش کو لوح قلب پر لے کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو جائے گا"۔ سید احمد سعید کاظمی غفرلہ ۱۵، اگست ۱۹۸۳ء۔

☆ حضرت علامہ کاظمی صاحب۔ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ۱۷، دسمبر ۱۹۷۸ء کے ایک قلمی بیان میں جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور تحریر فرمایا "آپ کو محدث اعظم پاکستان اس لیے کہا جاتا ہے آپ نے علم حدیث کی اشاعت (تدریس) میں بڑا کام کیا ہے۔ جس طرح حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے شاگردوں نے فقہ وحدیث کی کتابیں لکھی ہیں مگر خود امام اعظم علیہ الرحمۃ نے کتابیں نہیں لکھیں، اسی طرح حضرت مولانا سردار احمد صاحب کے شاگردوں نے بھی (علم حدیث پر کتابیں لکھ کر) قابل قدر کام کیا علم حدیث میں آپ کو منفرد مقام حاصل تھا" (قلمی یادداشت مخزونہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ الرضوان کے انتقال پر ملال اور وصال باکمال پر علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ کے تاثرات واحساسات ملاحظہ ہوں۔ "آسمان قادریت کے آفتاب و ماہتاب شمع شبستان رضویت کے چراغ دنیائے نسبت کی نگاہوں سے روپوش ہو گئے............ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد صاحب لائلپوری قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال عالم اسلام کیلئے ایک عظیم المیہ ہے............ حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ الرضوان کے وصال کا جو شدید زخم اہلسنت کے قلب وجگر پر لگا ہے اس کا اندمال ممکن نہیں............ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ رضویہ کی وفات حسرت آیات اہلسنت کے لیے بہت

بڑا قومی حادثہ اور مذہبی سانحہ ہے۔ آہ کل تک ہم جنہیں دامت برکاتہم العالیہ لکھتے تھے آج انہیں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہوئے ہمارا قلم تھرّا تا ہے۔ ہمارا دل عقل کا ساتھ دیتے ہوئے لرزتا ہے مرحوم نے جس قدر مذہب اہلسنت کی خدمت کی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ حضرت ممدوح گنتی کے ان چند اکابرین میں سے تھے جن کا وجود کشتی سنیت کے لیے ناخدا سمجھا جاتا ہے جن کے دم قدم سے گلشن سنیت آباد و سرسبز و شاداب ہے حضرت ممدوح کا جنازہ جس شان و شوکت سے ہوا اور جس قدر مجمع کثیر تھا شاید ہی اس کی مثال تاریخ پیش کر سکے"

(ماہنامہ السعید ملتان رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ مطابق فروری ۱۹۶۳ء ص ۳۴)

شیخ القرآن :۔

حضرت علامہ ابوالحقائق مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی قدس سرہ، فاضل دارالعلوم منظر الاسلام بریلی شریف خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ گولڑہ شریف تلمیذ ارشد سیدنا امام حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں "اگر میں یہ کہوں کہ برصغیر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب اور اس خطہ پاکستان میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صحیح جانشین حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے تو بالکل بجا ہو گا آپ نے اعلیٰ حضرت کے مسلک کی حدود و قیود میں رہ کر مختصر مدت میں وہ کام کیا جو دوسرے پچاس برس میں نہ کر سکتے اور کمال یہ کہ قلیل مدت میں انقلاب برپا کر دیا اگر آپ کو دس برس کی مہلت اور مل جاتی تو پاکستان کے چپہ چپہ پر سنی عالم نظر آتا۔۔۔۔۔ میں حدیث شریف (دورہ حدیث شریف) پڑھنے کیلئے صدر مدرس فتح پوری دہلی میں مولوی سلطان محمود دیوبندی کے پاس پہنچا.......... وہاں حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے بریلی شریف حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی کی خدمت میں دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر الاسلام میں بھیج دیا مولانا تقدس علی خان صاحب کے نام رقعہ دیا میں نے دورہ حدیث شریف حضرت حجۃ الاسلام سے پڑھا.......... ہماری جماعت میں بزرگ اور بھی

ہیں.......... فاضل اور بھی ہیں.......... محدث اور بھی ہیں مگر اس محدث اعظم کی شان ہی نرالی تھی وہ ایک ایسی مقناطیس تھے کہ طالب علموں کو دور دور سے کھینچ لیتے تھے اور طلباء آپ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے...... حدیث شریف پڑھانے کا یہ صلہ ملا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اتباع میں تیسری شب کو دفن ہوئے پرسوں سحری کے وقت (گجرات پنجاب سے) مفتی احمد یار خان بدایونی گجراتی میرے پاس وزیر آباد آئے اور بے ساختہ ان کی چیخ نکل گئی اور فرمانے لگے ہم میں سے وہ اٹھ گیا جس کا بدل سنی جماعت میں نہیں اب دنیا تلاش کرے گی علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد جیسا کوئی آئے۔ حضرت شیخ الحدیث علیہ الرحمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے غلام تھے کہ شاید صدیوں تک امت محمدیہ اس کی مثل پیدا نہ کر سکے میں نے اپنی زندگی میں کسی ایک جنازہ پر اتنے کثیر علماء و مشائخ کو جمع ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنے آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے کل جنازہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے سچے غلام کی شان دیکھی گئی جنازہ آرہا تھا اور جنازہ پر انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی لوگوں نے محسوس انوار کی بارش کو سر کی آنکھوں سے دیکھا لیکن ہم نے اندر جا کر انوار والے کو دیکھا چہرہ متبسم تھا۔ جنازہ مبارکہ حضرت محدث اعظم پاکستان پر انوار و تجلیات کی بارش کے حوالے سے آپ نے مثنوی معنوی سے حضور ﷺ کا مشہور واقعہ بیان فرمایا جب آپ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر تشریف لے گئے تو حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ نے آپ کی چادر (اوڑھنی) کو دیکھا تو ایسی معلوم ہوئی جیسے بارش سے بھیگی ہوئی ہے مگر حضور علیہ السلام نے فرمایا اے عائشہ یہ آسمانی بارش (پانی) کی نہ تھی انوار کی بارش تھی۔

مثنوی میں ہے :-

مصطفیٰ روزے بگورستاں برفت	با جنازہ یارے از یاراں برفت
خاک را در نور او آگندہ کرد	زیر خاک آں دانہ رش را زندہ کرد
چشم صدیقہ چو در روش فتاد	پیش آمد دست بردے می نہاد
نیست ایں باراں ازیں ابر و سما	ہست ابرے دیگراں ، دیگر سما

ایں زمین را ابرے و آبے دیگر ست آسماں و آفتاب دیگر ست

(کتاب محدث اعظم جلد دوم رودیداد جلسہ ختم سوم روزنامہ سعادت و روزنامہ غریب لائلپور ۲ جنوری ۱۹۶۳ء)

بحرالعلوم خلف اکبر سیدنا صدر الشریعہ:۔

علامہ عبدالمصطفیٰ فاضل جامعہ ازہر مصر شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ کراچی فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ جسے عزت وعظمت عطا فرماتا ہے اُسے علم دیتا ہے........ اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الحدیث کو علم وفضل سے نوازا اور آپ کا رتبہ بڑھایا حضرت محدث اعظم ولی کامل تھے........ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے میری حدیث پھیلائی اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو پرنور اور جمال افروز بنا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ شیخ الحدیث کے چہرہ مبارک پر نور برستا ہے جب آپ کا وصال ہوا اس وقت بھی چہرہ پر جمال برس رہا تھا حضرت کے وصال کے فوراً بعد آپ کی چشمان مبارک کو بند کر دیا گیا تھا کوئی چند منٹ کے بعد (علامہ) قاری محبوب رضا صاحب نے دیکھنے کیلئے کہیں آنکھ کھل نہ گئی ہو رخ سے چادر ہٹائی تو قاری صاحب نے بے ساختہ حضرت صاحب کی پیشانی مبارک کو چوم لیا اور کہا خدا کی قسم میں نے ایسا خوبصورت اور حسین وجمیل چہرہ کبھی نہیں دیکھا........ وصال شریف کے تیسرے دن لاکھوں افراد نے آپ کے چہرے کی زیارت کی اور گواہی دی کہ حضرت کا چہرہ پاک جسم ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے جیسے ابھی ہو کر اٹھے ہیں اور تبسم فرما رہے ہیں"۔

(ہفت روزہ سواد اعظم لاہور ۲۲۔مارچ ۱۹۶۳ء و کتاب محدث اعظم جلد ۲ ص ۳۹۰)

☆ "حضرت محدث پاکستان علم وفضل زہد وتقویٰ واتباع شریعت میں اپنے زمانہ کے فرد کامل تھے"۔ (چہرہ روزہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ شیخ الحدیث نمبر)

☆ "جب شالیمار ایکسپریس حضرت محدث اعظم پاکستان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی میت مبارک لیکر حیدرآباد سندھ کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو حضرت علامہ ازہری صاحب کی داڑھی آنسوؤں سے بھیگ گئی"۔ (علامہ سید محمد مرغوب احمد اختر الحامدی)

حضرت بحرالعلوم علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری نے جامعہ قادریہ رضویہ کے زیر اہتمام محدث اعظم پاکستان کے پہلے سالانہ عرس مبارک کے جلسہ عام میں بغدادی مسجد گلبرگ لائلپور میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ ''حضرت محدث اعظم پاکستان کے چہلم کے موقعہ پر دارالعلوم امجدیہ کراچی کے دارالحدیث سے متصل جہاں حضرت کو وصال کے بعد غسل دیا گیا تھا میں نے خود رات کو حضرت محدث اعظم پاکستان کو چشم سر کے ساتھ عالم بیداری میں چلتے پھرتے دیکھا''۔

(تقریر علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری علیہ الرحمہ بغدادی مسجد لائلپور)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمتہ اللہ علیہ:۔

فرماتے ہیں.........ہم میں سے وہ اٹھ گیا جس کا بدل ہماری جماعت میں نہیں ہے برأت کا دولہا غائب ہوگیا مجمع ہے مگر رونق نہیں۔

چل دیئے باغ سے چمن پیرا گل و گلزار کا خدا حافظ

میں نے اپنی زندگی میں دو بزرگ ایسے دیکھے جن کے تلامذہ ان سے والہانہ عشق و محبت کرتے ہیں ایک حضرت صدرالافاضل مرادآبادی اور ایک حضرت محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث لائلپوری۔ ملخصاً

(ہفت سواد اعظم لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء و رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ۲۱ شعبان ۱۳۸۲ھ)

لسان الحسان علامہ شاہ ضیاء القادری بدایونی رحمتہ اللہ علیہ:۔

صدر جمعیت المشائخ کراچی و صدر مجلس شیدائیان نبی کراچی ''حضرت شیخ العلماء شیخ الحدیث مولانا سردار احمد صاحب قادری رضوی رحمتہ اللہ علیہ.........تقریباً تیس سال (اب ۷۶ سال) پہلے فقیر کی دعوت پر کئی بار جلسہ میں تشریف لائے ایک مرتبہ شیخوپور (نزد بدایوں) میں بھی میری دعوت پر جلسہ میلاد شریف میں شرکت فرمائی.........آپ علماء اہلسنت میں ایک عظیم المنزلت عالم اور پاکستان و ہندوستان کے بہترین مدرس، مفسر، محدث، فقیہ اور خطیب تھے بدایوں میں پہلی مرتبہ جلسہ معراج النبی ﷺ میں آپ نے شرکت فرمائی تیسری

بار حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی کے ہمراہ آپ اور حضرت مولانا اجمل شاہ صاحب سنبھلی مولانا احسان الحق صاحب۔ متوطن بہرائچ تشریف لائے آپ کا وعظ علمی معلومات کا بہترین ذخیرہ ہوتا تھا۔ (ماہنامہ نوری کرن محدث اعظم پاکستان نمبر ۱۰)

☆ حضرت علامہ شاہ محمد یعقوب ضیاء القادری بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے امام اہلسنت نائب اعلیٰ حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان کے وصال باکمال پر متعدد منقبتیں اور تاریخی مادے بھی ارقام فرمائے تھے روزنامہ جنگ کراچی میں کئی بار تاریخی مادے اور یہ نظم بصورت الیہ تاثرات تھے

صد حیف اس جہاں سے فرما گئے وہ رحلت ۔۔۔ اک غم کدہ بنی ہے دنیائے اہلسنت
جاہ وقار اعلیٰ حضرت کے آئینہ تھے ۔۔۔ تھے اہل اتقا میں اعلیٰ بزرگ حضرت
اس ارض پاک میں تھے وہ نامور محدث ۔۔۔ جن کے چہار جانب شاگرد ہیں بکثرت
لکھ اے ضیاء مخزوں سال وصال ان کا ۔۔۔ سردار دین احمد مہر مبین جنت

داد ریغا جناب شیخ الحدیث ۔۔۔ از جہاں رخ نمود سوئے ارم
اے ضیاء سال رحلتِ او ۔۔۔ حامی دیں محقق اعظم (۱۹۶۲ء)
سردار دین احمد مرسل ہزار حیف ۔۔۔ رفت از جہاں بحکم فرمانِ ذوالجلال
از بہر انتقال شہ باصفا ضیاء ۔۔۔ شیخ الحدیث نازش عالم بگفت سال

استاذ الشعراء علامہ شاہ ضیاء القادری رحمۃ اللہ علیہ مزید رقمطراز ہیں:۔

تم امیر کاروان اہلسنت تھے حضور! ۔۔۔ تم ہمارے قافلہ سالار تھے شیخ الحدیث
منظر الاسلام کا گلشن شگفتہ تم سے تھا ۔۔۔ تم بریلی کے گل وگلزار تھے شیخ الحدیث
اعلیٰ حضرت کی نیابت تم نے پاکستان میں کی ۔۔۔ ہند میں منجملۂ اخیار تھے شیخ الحدیث
تھے مناظر اہل حق کے حق کے منظور نظر ۔۔۔ گردن منکور پر تلوار تھے شیخ الحدیث
قادری رضوی ونوری اور برکاتی تھے آپ ۔۔۔ بادۂ بغداد سے سرشار تھے شیخ الحدیث

سہروردی، نقشبندی، قادری چشتی غرض — سب سلاسل کے علمبردار تھے شیخ الحدیث
اے ضیاء ان پر ہزاروں نعمتوں کا ہو نزول — مستحق رحمت ستار تھے شیخ الحدیث

ابوالکلام صاحبزادہ فیض الحسن مرحوم

سجادہ نشین آلومہار شریف وصدر مرکزی جمعیت العلماء پاکستان:۔

جب میں جنازہ کے لئے لائلپور آیا تو مجھے معلوم نہیں تھا کہ جنازہ کی نماز کہاں ادا کی جائے گی لیکن جب لائل پور میں داخل ہوا تو ایک نور کی شعاع کی طرف بڑھتا رہا یہاں تک کہ دھوبی گھاٹ (اقبال پارک) پہنچ گیا ایک نور کی شعاع میری رہنمائی کر رہی تھی ۔

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے — کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

یہ آپ (امام اہلسنّت محدث اعظم پاکستان) کی کرامت ہے آپ پر تجلیات کی بارش ہو رہی تھی......ایک بزرگ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت داتا (گنج بخش سیدنا علی ہجویری) صاحب (علیہ الرحمۃ) کو جنازہ میں شریک دیکھا میں یقین رکھتا ہوں کہ داتا صاحب نے ضرور نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

حضرت محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایسے عہد آفریں بزرگ تھے وہ ایسے عالم تھے کہ ان پر علم نازاں تھا وہ ایسے مدرس تھے فن تدریس کو ان پر فخر تھا وہ شعلہ نوا خطیب اور نکتہ آفریں محقق تھے جب عمومی اخلاق کے ظہور کا وقت ہوتا تو وہ برگِ گل سے بھی نرم تر تھے لیکن جب عقائد حقہ (اور مسلک) کے تحفظ کا معاملہ آتا تو وہ کوہ وقار تھے ان کے دل کا خلوص ان کے چہرے سے ظاہر اور عشق رسول اکرم ﷺ کی لطافتیں ان کے بشرہ سے واضح تھیں بدعقیدگی کی ظلمت میں ان کا وجود حق وصداقت کی روشنی کا مینار تھا وہ ایسے سنی تھے جن کی سنیت اور شخصیت مترادف بن گئی وہ صرف عالم نہ تھے بلکہ عالم گر تھے ان کے حلقہ درس سے ہزاروں تہی دامنوں نے علم وعرفان کے موتی سمیٹے ان کے خوشہ چین علم وعرفان کے بادشاہ بن گئے حضرت

کی معنوی اولاد ان کے شاگردان رشید ہزاروں کی تعداد میں مسند درس وتدریس کی زینت ہیں۔۔۔۔۔۔ملخصاً

(ہفت روزہ سواد اعظم لاہور ۲۲۔مارچ ۱۹۶۳ء، ہفت روزہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ)

سلطان الواعظین مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت فقیہہ اعظم مولانا محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلف وجانشین اور شیخ المحدثین خلیفہ اعلیٰ حضرت سید محمد دیدار علی شاہ صاحب الوری قدس سرہ کے شاگرد رشید ہیں ماہنامہ ماہ طیبہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے بانی مدیر اعلیٰ ہیں فرماتے ہیں ''شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ علم وفضل کے بادشاہ ورع وتقویٰ کے پیکر تھے مسلک اہلسنت کے مبلغ اعظم اور عقائد حقہ کے عظیم ناشر تھے ایثار وخلوص کے جو مناظر میں نے حضرت موصوف کے ہاں دیکھے وہ دوسری جگہ کم ہی نظر آئے علم وفضل کے تاجدار ہونے کے باوجود میرے جیسے نیاز مندوں کو بھی دیکھ کر اس قدر مسرت کا اظہار فرماتے کہ ان کے سامنے اپنی ادنیٰ حیثیت کے پیش نظر مجھے بے حد ندامت لاحق ہوتی''۔

(ہفت روزہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ۲۵۔شوال المکرم ۱۳۸۲ھ''

ہم یہ خبر انتہائی رنج وغم کے ساتھ شائع کر رہے ہیں کہ سرتاج اہلسنت شیخ الحدیث حضرت مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب ۲۸۔۲۹ دسمبر ۱۹۶۲ء جمعہ ہفتہ کی درمیانی شب کو اس عالم فانی سے انتقال فرما کر عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اس خبر وحشت اثر سے ہر کس ودم بخود ہو کر رہ گیا سب کی آنکھیں پرنم ہو گئیں حضرت موصوف علیہ الرحمۃ اقلیم اہلسنت کے تاجدار تھے.........جس وقت ریلوے اسٹیشن سے آپ کے جنازے کا جلوس شہر کی طرف روانہ ہوا تو جس طرف نگاہ اٹھتی تھی بازاروں سڑکوں دوکانوں اور چھتوں پر انسانوں کے

لشکر اور آدمیوں کا سیلاب نظر آتا تھا اور یہ حقیقت ہے جس کے شاہد اس جنازہ میں شرکت کرنے والے اکثر ثقہ مسلمان ہیں کہ آپ کی میت مبارک پر آسمان سے کئی بار نورانی بارش ہوتی نظر آئی اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی نورانی شعلہ بار بار چمک رہا ہے.........عید باغ (دھوبی گھاٹ) کے وسیع عریض میدان میں لاکھوں افراد نے حضرت کی نماز جنازہ پڑھی اور یہ واقع ہے کہ آپ کے جنازہ میں اس قدر ہجوم تھا کہ عید باغ (دھوبی گھاٹ) کی تمام وسعتیں تنگ ہوگئیں اور مجمع کناروں سے چھلک پڑا نماز جنازہ میں کراچی سے لیکر پشاور تک کے احباب تھے جن میں چوٹی کے علماء وسجادہ نشین حضرات ودیگر مشاہیر تھے"۔

(ماہنامہ "ماہ طیبہ"، خطیب کوٹلی، لوہاراں سیالکوٹ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ فروری ۱۹۶۳ء)

خطیب اعظم مولانا شاہ عارف اللہ صاحب علیہ الرحمۃ:۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد حبیب اللہ قادری رضوی میرٹھی کے فرزند دلبند تھے فرماتے ہیں "حضرت شیخ الحدیث نے پاکستان پہنچ کر مسلک اہلسنت کی تبلیغ اور اعلیٰ حضرت کے علمی وتجدیدی کارناموں کی نشر واشاعت میں جو جدوجہد فرمائی اس کا نمایاں اثر پورے ملک کے گوشہ گوشہ میں نظر آرہا ہے اس راہ میں انہوں نے اپنوں کی بے التفاتی بھی دیکھی اور بیگانوں کی سختیاں بھی سہیں۔ مخالفت کے تند وتیز طوفانوں میں اس پیکر علم وفضل کا روشن کیا ہوا چراغ کبھی اتنا دھیما نظر آیا کہ بجھنے کا خطرہ پیدا ہو گیا اور کبھی ایسا جگمگایا کہ آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئیں۔ حالات کے نشیب وفراز نے بارہا جھنجھوڑا لیکن بارگاہ رضویت کا تربیت یافتہ مجاہد اپنے موقف پر جما رہا ....میں نے پاکستان میں اتنا عظیم اجتماع نہ کسی پیر طریقت کے جنازہ میں دیکھا نہ اتنی کثیر تعداد میں علماء کے کاندھوں پر کسی عالم کا تابوت نظر آیا"

(ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف مارچ واپریل ۱۹۶۳ء)

علامہ مفتی قاری محبوب رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ:۔

حضرت سیدی صدر الشریعہ قدس سرہ کے آخری تلامذہ میں ہیں اور بریلی شریف کی مبارک نسبت حاصل ہے فرماتے ہیں" شیخ الحدیث کو عشق مصطفیٰ ﷺ نے اپنے رنگ میں ایسا رنگ لیا تھا کہ خلوت وجلوت ظاہر وباطن اقوال وافعال عادات واطوار حرکات وسکنات نشست وبرخاست غرض کہ ان کی شخصیت کو جس زاویہ سے دیکھئے عشق رسول ﷺ کا جلوہ نظر آئے گا......حق یہ ہے کہ پاکستان میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے صحیح جانشین شیخ الحدیث علیہ الرحمہ تھے......پاکستان میں اپنے عصاء کلیمی کی پیہم ضربات کاری سے اژدھائے طلسم توہب کی سر کوبی کی جس عاشق رسول ﷺ نے لائلپور میں بیٹھ کر اپنی سیف لسانی سے ہندوپاک سے لے کر نجد تک زلزلے برپا کردیئے لاریب وہ مسلمانان ہندوپاک کا امام ودینی رہنما شیخ الحدیث علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قدس سرہ العزیز تھے..........مذہب حقہ اہل سنت وجماعت کی جس قدر خدمت انہوں نے کی ہے یہ انہیں کا حق تھا"۔

علامہ قاری محبوب رضا قدسی بریلوی بلند پایہ عالم ادیب واریب کہنہ مشق شاعر بھی تھے محدث اعظم قدس سرہ کے وصال باکمال پر کئی منقبتیں اور تاریخی اشعار ارشاد فرمائے لکھتے ہیں :۔

حضرت سردار احمد رہنمائے سالکاں   عالماں را ناوک انداز ادب شد بے گماں

اے امام اہلسنّت شمع بزم معرفت   گوہر درج شرافت لعل کان عزوشاں

اور ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

جان حیا نشان ہدیٰ شان احمدی   سردار احمد رضوی نائب رضا

(روزنامہ سعادت لائلپوری محدث اعظم نمبر ونوری کرن بریلی شریف محدث اعظم ۲۱/۱۴)

افسوس کہ نہایت مصروفیات کے باعث مضمون کی اس پہلی قسط میں امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری ، حضرت علامہ ضیاء الدین قادری پیلی بھیتی ،تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی مرادآبادی ، حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی ، حضرت علامہ شیخ العلماء مولانا

غلام جیلانی اعظمی گھوسی، حضرت مخدوم سید محمد معصوم صاحب نوری جیلانی، مخدوم ومحترم الحاج مولانا سید ایوب علی صاحب رضوی بریلوی، (مصاحب خاص اعلیٰ حضرت مقبول بارگاہ رضویت) مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد صاحبداد خان صاحب شیخ الحدیث پیر گوٹھ، حضرت علامہ محب النبی صاحب گولڑہ شریف، فقیہہ العصر علامہ مفتی محمد اعجاز ولی الرضوی بریلوی۔ حضرت علامہ مفتی محمد ریاض الحسن صاحب جودھپوری، شمس العلماء علامہ محمد شمس الدین رضوی جونپوری حضرت صوفی باصفا صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری، حضرت کرمانوالہ صاحب، حضرت ثانی صاحب علی پوری، حضرت ثانی صاحب شرقپوری، حضرت علامہ محمد محسن فقیہہ شافعی، حضرت علامہ شاہ صدیق اللہ صاحب بناری، حضرت مولانا محمد حسین شوق چپلاں قدس سرہ، استاد العلماء مولانا عطاء محمد صاحب بندیالوی، پیر محمد فاروق صاحب کراچوی کی آراء عالیہ وتاثرات مبارکہ درج نہ کیے جاسکے قارئین کرام کو قسط ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا۔

الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہ

میرا چاند

نتیجہ شفقت.......... حضرت قبلہ مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

آہ میرا روشن چاند جاتا رہا   غروب   ہ   سلحاء

۱ ۳ ہ ۸ ۲   ۱ ۳ ہ ۸ ۲

وہ میرا چاند تھا۔ جو بڑھتا ہی رہا۔ کبھی نہ گھٹا۔ جو اپنی گفتار اپنی رفتار اپنے کردار سے فتنوں، فسادوں کفر وگمراہی کی ہر گھٹا کو دفع کرتا ہی رہا۔ کبھی گھٹاؤں میں نہ چھپا، کتنی ہی دھولیں اڑیں، کتنا ہی گھٹا ٹوپ چھایا وہ چمکتا جگمگاتا ہی رہا۔

وہ میرا چاند تھا۔ جو اوج پر چڑھتا ہی گیا کبھی نہ اترا وہ اوج پر پہنچا جہاں تک اس کے رب جل جلالہ وعم نوالہ نے اسے بلند فرمایا۔

وہ میرے دین کا چاند تھا:۔ دین کا چاند بڑھتا ہی رہتا ہے آسمان دنیا کے چاند کی طرح بار بار گھٹتا اور اتر تا اور اتر کر غائب نہیں ہوتا۔

وہ میرا چاند تھا جو بہت قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی منازل کرتا کرتا منزل غفر کو پہنچا غفر المولی تعالی لہ ولو الدیہ ولجمیع اساتذتہ آمین

وہ میرا چاند، صدر الشریعہ کا چاند اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مسلک کا چاند، علم قرآن وحدیث وفقہ وغیرہ کا چاند اس محبوب سبحانی غوث صمدانی کا چاند تھا جس نے فرمایا تھا آسمان دنیا کے چاند کے لئے:۔

اب ایسے ہزار چاند آئیں   گم ہم میں ہوں اور پتہ نہ پائیں

وہ میرا چاند تھا:۔ جس نے قلیل عرصہ میں ہندوستان و پاکستان کے گوشہ گوشہ میں اپنا نور پھیلایا۔

وہ میرا چاند تھا جس کا چاندنا آسمان دنیا کے چاند کی چاندنی کی طرح محض سطحی نہ تھا بلکہ دلوں کی گہرائیوں میں پہنچا۔

وہ میرا چاند تھا جس نے ملک میں بہت سے چاند روشن کیے۔

وہ میرا چاند تھا جس نے ہندوستان و پاکستان میں بنام مظہر اسلام دو مدرسے قائم کیے۔ جس سے دینی چاند تا قیام قیامت انشاء اللہ تعالیٰ پیدا ہوتے اور دنیا کو جگمگاتے رہیں گے۔

وہ میرا چاند تھا جس کی چاندنی رہتی دنیا تک دنیا میں دائم قائم رہے گی انشاء اللہ تبارک وتعالیٰ۔

میری دعا ہے کہ مولائے کریم جل جلالہ وعم نوالہ اس کی قبر کو اپنے چاند علیہ السلام کے نور سے معمور فرمائے اس پر اپنی رحمت کے پھول برسائے اسے ریاض جنت کی طرح کردے۔ اس کی اولاد کو دارین کی برکتوں سے نوازے خصوصاً ولد عزیز مولوی فضل رسول سلمہ کو اس کا صحیح جانشین بنائے بفضل اللہ تعالیٰ ثم بفضل الرسول اس کے اس چاند کو اس سے بھی زیادہ جگمگائے اس سے زیادہ بافیض فرمائے۔ آمین .... ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

لوح تاریخ وصال ۱۳۸۲ھ

حضرت محدث اعظم پاکستان محمد سردار احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فیضان تام فیضان اتم	....	۱۳۸۲ھ
منبع کرم مقبول عصر امیر العلماء	....	۱۳۸۲ھ
آئینہ اسرار، مقصود آفاق زین دانش	....	۱۳۸۲ھ
مشہور انام پیشوا چارہ ساز بیکساں	....	۱۳۸۲ھ
ہادی بستاں، رہبر اسلام، نور الہدیٰ	....	۱۳۸۲ھ
مولانا الاوحد، الاسد الاسعد الارشد بحر علم	....	۱۳۸۲ھ
نکتہ سنج، حق گو، نامہ آور، سراج زماں	....	۱۳۸۲ھ

بقیۂ تحریر رفیع المرتبت ۱۳۸۲ھ

بمرالت کامل البیدہ عالی مقام ۱۳۸۲ھ

زبدۂ عالم عالم جلیل وفاضل جلیل ۱۳۸۲ھ

حق گو سراپا برکت تمیم عصر مدرس بے مثال ۱۳۸۲ھ

حاوی فروع واصول محقق منقول ومعقول عزیز اولیا ۱۳۸۲ھ

حقائق آگاہ وعارف رمز گو علامۂ زمانہ ۱۳۸۲ھ

سعادت مآب مولانا مفتی محمد سردار احمد صاحب ۱۳۸۲ھ

ذکی ومحدث باکمال ۱۳۸۲ھ

رحمی حضرت مولانا الصمد ۱۳۸۲ھ

(منظومہ .... حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ)

احساسات حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

کیا کہوں میں ہائے کیا جاتا رہا ۔۔۔ آہ دل کا حوصلہ جاتا رہا

سنیوں کا دل نہ بیٹھے کس طرح ۔۔۔ زور ان کے قلب کا جاتا رہا

موت عالم کی جہاں کی موت ہے ۔۔۔ زندگانی کا مزا جاتا رہا

فیض سے معمور جس نے کر دیا ۔۔۔ چپہ چپہ ملک کا جاتا رہا

ماحی شر و فساد اہل زیغ ۔۔۔ حامی دین خدا جاتا رہا

اٹھتے اٹھتے چو طرف وہ چھا گیا ۔۔۔ خوب برسا ابر سا جاتا رہا

دس برس کی تھوڑی سی مدت میں وہ ۔۔۔ علم کا دریا بنا جاتا رہا

قوت دل، طاقت دل، زور دل ۔۔۔ اس کے جانے سے مرا جاتا رہا

وہ محدث وہ محقق وہ فقیہ ۔۔۔ عالم علم ہدیٰ جاتا رہا

اس زمانہ کا محدث بے مثال ۔۔۔ جس کا ثانی ہی نہ تھا جاتا رہا

گل بسا دنیا سے استاذ شفیق ۔۔۔ مایہ لطف و عطا جاتا رہا

رہبر راہ ہدیٰ تھا لاکلام — سنیوں کا مقتدا جاتا رہا
پاک باطن پاک طینت پاکباز — وہ جمال اصفیا جاتا رہا
جو مرقع تھا جمال و حسن کا — وہ نگار اولیا جاتا رہا
تھا خشیت میں خدائے پاک کی — وہ مثال اتقیا جاتا رہا
خوش خصال و خوش فعال و خوش ادا — خوشنما و خوش لقا جاتا رہا
مولوی سردار احمد اٹھ گئے — لطف سارا درس کا جاتا رہا
مسند آرائے سریر علم تھا — صدر دین مصطفیٰ جاتا رہا
غوث اعظم، قطب عالم کا غلام — نائب شاہ رضا جاتا رہا
غوث اعظم خواجہ اجمیر کا — وہ مجسم فیض تھا جاتا رہا
فیض سے داتا کے مالامال تھا — گنج بخش علم تھا جاتا رہا
پیکر رشد و ہدیٰ تھا بالیقیں — مظہر احمد رضا جاتا رہا
تھا بہرحالت رضا، حق سے کام — آہ فانی فی الرضا جاتا رہا
اعظم خلفا تھا پاکستان میں — جانشین مصطفیٰ جاتا رہا
حضرت صدر الشریعہ کا وہ چاند — میرا مہر پر ضیا جاتا رہا
عبد قادر، اور معین الدین کا — دلنواز و دلربا جاتا رہا
پوچھو خوشتر سے تھا کیسا خوش ادا — کتنا تھا وہ خوش لقا جاتا رہا
خیر اس کی پوچھیے بوالخیر سے — جس سے تھا سب کا بھلا جاتا رہا
سید زاہد ہیں شاہد زہد کے — معرض از دنیا ہوا جاتا رہا
پیارے تحسین الرضا سے پوچھیے — شغل تحسین رضا جاتا رہا
مرگیا فیضان جس کی موت سے — ہائے وہ فیض اتما جاتا رہا
یا مجیب اغفرلہ تاریخ ہے — کس برس وہ رہنما جاتا رہا
دیو کا سر کاٹ کر نوری کہو — چاند روشن علم کا جاتا رہا

حادثہ جانکاہ

حافظ ملت حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

قرنہا باید کرتا یک کودک از علم و فن
عالم دانا شود یا شاعر شیریں سخن

زمانہ کروٹیں بدلتا رہتا ہے بہار و خزاں کے ہزاروں دور آتے جاتے ہیں مولائے کریم کے فضل و کرم کی بارش ہوتی ہے اس کا دریائے کرم موجزن ہوتا ہے تب کہیں کوئی باکمال ہستی ممتاز شخصیت وجود میں آتی ہے جو فضل و کمال کا آفتاب بن کر چمکتی اور ماہتاب بن کر دمکتی ہے اور اپنے فیوض و برکات سے عالم کو فیضیاب کرتی ہے عوام و خواص سب پر اس کا فیضان کرم ہوتا ہے سبھی اس سے مستفیض ہوتے ہیں مگر جب وقت آتا ہے تو وہ ذوات مقدسہ آن واحد میں رخصت ہو جاتی ہیں اور ان کے وجود گرامی سے دنیا خالی ہو جاتی ہے وہ فضل و کمال کا آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور دنیا تاریک ہو جاتی ہے زمانہ اسی رفتار پر ہے العظمۃ للہ والدوام والبقاء لہ تعالیٰ و تقدس۔

ابھی ہماری نظروں کے سامنے الحاج حضرت علامہ شاہ محمد سردار احمد صاحب قبلہ محدث اعظم پاکستان کے علم و فضل کا آفتاب اپنی پوری تابانی کے ساتھ روشن و درخشاں تھا عالم کو منور کر رہا تھا آپ کے فیوض و برکات سے عالم فیضیاب تھا مگر دیکھتے ہی دیکھتے آن کی آن میں وہ ہم سے رخصت ہو گئے داغ مفارقت دے گئے آپ کی رحلت وہ حادثہ جانکاہ ہے جس نے شہر سونے کر دیے، بستیاں سنسان کر دیں، ہر جگہ سناٹا معلوم ہوتا ہے علم و فضل کا یہ آفتاب کیا غروب ہوا دنیائے اسلام میں صف ماتم بچھ گئی، کہرام مچ گیا، سکتہ کا عالم طاری ہو گیا۔ العین تدمع والقلب یحزن وما نقول الا مایرضی بہ ربنا آنکھیں اشکبار ہیں دل غمگین ہیں زبانوں پر

إنا لِلّٰہِ وَإنا إلَیہِ رَاجِعُونَ جاری ہے۔ رحلت کی خبر سے دارالعلوم اشرفیہ میں تعطیل کردی گئی تعزیتی جلسہ منعقد ہوا ہر شخص غم واندوہ کا مجسمہ نظر آتا تھا، آنکھیں اشکبار، چہرے اداس تھے اور کیوں نہ ہو حضرت موصوف علم وفضل کے آفتاب تھے زہد وتقویٰ کے ماہتاب تھے، امانت ودیانت کے خورشید درخشاں تھے، ہر کمال کے جامع تھے، عالم دین تھے، علامہ زمان تھے، استاذ محترم حضرت صدر الشریعہ قبلہ علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ سے تھے، علم وفضل، زہد وتقوی میں حضرت قبلہ کے صحیح جانشین تھے، جامع معقول ومنقول تھے، ہر علم میں آپ کو کمال حاصل تھا، بالخصوص فن حدیث میں آپ کو ید طولی حاصل تھا، بلا مبالغہ آپ بخاری زماں تھے، آپ کے درس وتسمیع میں درس حدیث کو امتیاز خصوصی حاصل تھا، عالم حدیث تھے، اس کے ساتھ عامل حدیث تھے جو حدیث پڑھی اس پر پورا عمل کیا۔ مشتے نمونہ خروارے ذرا غور کا مقام ہے۔

ترمذی شریف کی حدیث ہے **طعام الواحد یکفی الاثنین و طعام لاثنین یکفی الثلاثہ الحدیث** یعنی ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کافی ہوسکتا ہے اور دو کا تین کے لئے کافی ہوسکتا ہے اس حدیث پر حضرت علامہ موصوف نے پورا عمل کیا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب آپ دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف کے شیخ الحدیث تھے تو میں نے آپ کی خدمت میں ایک طالب علم حافظ محمد صدیق مرادآبادی کو تحصیل علم کے لیے روانہ کیا حضرت موصوف نے اس کو دارالعلوم مظہر اسلام میں داخل کرلیا مگر اس کے کھانے کا انتظام نہ ہوسکا حضرت کا جو کھانا معمولاً آیا کرتا تھا اسی کھانے میں اپنے ساتھ کھلانا شروع کردیا دو چار دس بیس روز نہیں بلکہ جب تک حافظ محمد صدیق بریلی شریف رہے برابر ان کو اپنے ساتھ اسی ایک کھانے میں شریک رکھا ان سے فرمایا کرتے تھے کھاؤ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ انشاء اللہ دونوں کو کافی ہوگا۔ حافظ محمد صدیق کا بیان ہے کہ میرا پیٹ تو بھر جاتا تھا حضرت مولانا کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ حضرت موصوف علیہ الرحمہ کا یہ وہ عمل ہے جو فی زمانہ اپنی آپ ہی نظیر ہے۔

خوف الٰہی و خشیت ربانی، زہد و تقویٰ، اتباع سنت آپ کی طبیعت ثانیہ تھی ہر قول و فعل تمام حرکات و سکنات، نشست و برخاست میں اتباع سنت ملحوظ رکھتے تھے۔ زمانہ طالب علمی میں آپ اس قدر پابند سنت اور متبع شریعت تھے کہ آپ کے لیل و نہار، خلوت و جلوت کے تمام حالات سنت کریمہ کے مطابق ہوتے۔

اجمیر مقدس کا پورا دور طالب علمی میرے سامنے ہے۔ زمانہ طالب علمی میں وہ پاک اور ستھری زندگی ہے جو ریاضت و مجاہدہ کے بعد بھی دشوار ہے، کم کھانا، کم بولنا، کم سونا، شب و روز تحصیل علم میں مصروف رہنا آپ کا معمول تھا سلسلہ کے وظائف اور نماز باجماعت کے پابند تھے خشیت ربانی کا یہ عالم تھا کہ نماز میں جب امام سے آیت ترہیب سنتے تو آپ پر لرزہ طاری ہو جاتا حتیٰ کہ پاس والے نمازی کو محسوس ہوتا تھا۔ یہ طالب علمی کی مقدس زندگی کی کیفیات ہیں اس سے آپ کی روحانیت کا اندازہ ہو سکتا ہے اور آپ کے مقام رفیع کا پتہ چل سکتا ہے۔

بلاشبہ حضرت موصوف مجمع البحرین تھے، جامع معقول و منقول تھے، علم و عمل کے جامع تھے، کمالات ظاہری و باطنی سے آراستہ تھے، بزرگان دین سلف صالحین کے نمونہ تھے، باقیات الصالحات سے تھے۔ ہندوستان و پاکستان میں آپ کے تیس سالہ درس وسیع سے ہزاروں تشنگان علوم سیراب ہوئے آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے جید علماء و فضلاء ہیں جو دین متین کی شاندار خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دار العلوم مظہر اسلام لالکھیہ آپ کی شاندار یادگار ہے مولائے کریم اس کو دوام و ثبات عطا فرمائے۔ حضرت مرحوم کا یہ فیض ہمیشہ جاری رہے دعا ہے خداوند کریم حضرت مرحوم کی دینی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمائے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے آپ کے فیوض و برکات تا قیامت جاری رکھے پسماندگان متوسلین و متعلقین و منتسبین کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔

آفتاب علم و معرفت

مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، الہ آباد انڈیا

محب عزیز السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ، جناب کے خطوط برائے دریافت احوال حضرت مولنا شاہ سردار احمد صاحب محدث پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان موصول ہوئے فقیر کے ایسے بے قلم اور بے زبان شخص سے ایسے امر اہم کی امید کیسے متوقع ہو سکتی ہے؟ خصوصا جب کہ پریشانیاں اور آلام زندگی کو از حد مکدر ہو چکے ہوں محض آپ کے اصرار پر چند غیر مرتب سطریں حوالہ قلم کرتا ہے۔

حضرت محدث پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان ابتدائی حالت میں ایک انگریزی داں غالبًا میٹرک پاس اسٹوڈنٹ تھے مرشد برحق حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورہ پنجاب میں زیارت سے مشرف ہوئے اس سے کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ نہایت والہانہ طور پر بریلی شریف حاضر ہوئے اور دینیات کی طرف متوجہ ہو کر تحصیل علوم دینیہ شروع کردی۔ اجمیر شریف کی حاضری کے زمانہ میں فقیر سے ملاقات ہوئی اور وہیں کچھ قریب سے احوال کا مطالعہ کیا اس کے علاوہ متعدد مناظروں میں ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا۔ بریلی شریف کے مناظرہ میں فقیر صدارت کر رہا تھا وہابیوں کی طرف سے کوئی فیض آبادی مولوی صاحب صدارت کر رہے تھے مولوی منظور کی زبوں حالی اس صدر کی وجہ سے اور بڑھ رہی تھی اتنے میں مولوی اسمٰعیل سنبھلی آگئے وہابیوں کی طرف سے تبدیل صدارت کا اعلان ہوا اس پر فقیر نے کہا کہ اگر آپ لوگ اپنے صدر کو نالائق قرار دیں تو ہمیں کوئی عذر نہیں اس پر وہابیوں نے غوغا مچایا کہ ہمارے صدر کی توہین ہو رہی ہے فقیر نے کہا اگر نالائق نہیں ہیں تو مت الگ کیجئے۔ وہ تو ایک وہابیوں کے لئے سانپ کے منہ میں چھچھوندر کا معاملہ تھا ساکت ہو کر صدارت بدلی مولوی اسمٰعیل ہی کہاں تک سنبھال سکتے تھے من یصلح العطار ما افسدہ الدھر جان بچانے کے لئے مولوی منظور سنبھلی نے کہا کہ آپ کے امیر مینائی نے امیر اللغات میں ایسا کے معنی اتنا اور اس قدر بھی لکھا ہے اور یہاں حفظ الایمان کی عبارت میں ایسا کے

معنی اور اس قدر ہے اس پر حضرت محدث علیہ الرحمہ نے کچھ علمی گفتگو شروع کی اس سے فقیر نے
صرف اتنا اشارہ کیا کہ اس سے ہی کون سے اچھے معنی پیدا ہوئے جاتے ہیں جو کفری نہ ہوں اور
توہین سے نکل جائے مفسر کی تفسیر کو رکھ کر دیکھ لیں۔ اس پر جو حضرت محدث علیہ الرحمہ نے جم کے
وار کیا وہ وار نیا نرالا تھا۔ تفصیلی کیفیت روداد سے معلوم ہو سکے گی۔

ضلع اناؤ کے مناظرہ میں عجیب لطیفہ ہوا تھا۔ فقیر اور حضرت شیر بیشہ سنت اور محدث علیہ
الرحمہ والرضوان کو مدعو کیا تھا اور ہر ایک کو لکھا کہ دوسرے دو حضرات بھی مدعو ہیں اور عجب اتفاق کہ
ہم لوگوں میں سے ہر ایک نے جواب دیا کہ وہ دونوں حضرات تشریف لا رہے ہیں تو فقیر کی کیا
ضرورت ان لوگوں نے پریشان ہو کر ہر ایک کو لکھا کہ ہم ایک کو بلانا چاہتے ہیں سنی کے مناظرہ کے
لئے حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم دونوں کو ساتھ بھیجا تھا اور وہاں پہلے سے حضرت
شیر بیشہ سنت موجود تھے اور اس میں فن مناظرہ کے متعلق خوب خوب گفتگو رہی تھی۔ ان کی سلامت
روی دینداری اور ذوق وشوق کا یہ عالم تھا کہ چند لمحات کے لئے بھی اپنا کوئی وقت جانے دینا نہیں
چاہتے تھے چند منٹ اگر کوئی کسی اور بات میں مشغول کر لیتا تو پریشان ہو جاتے۔ فرماتے بھی بہت
وقت ضائع ہو گیا ایک دفعہ ایسے موقع پر کسی نے کہا تھا کہ آپ کے یہاں تھوڑی دیر جو بہت وقت
قرار پاتا ہے تو گھنٹہ کتنی دیر کا ہوتا ہے؟ تو آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ ۱۵ منٹ کا گھنٹہ مجھے یہ بہت
ہے پنجگانہ نماز کے لئے مسجد جا کر کبھی جماعت میں تاخیر پاتے تو وظیفہ پڑھتے رہتے یا کتاب کے
مضامین کو غور کرتے رہتے کتاب دیکھنے کے لئے کنجی ہوتی تو ٹہلنے لگتے اس قدر کتب بینی کرتے
تھے اور اتنی عبارتیں یاد تھیں کہ ہم لوگوں نے ان کا نام کتب خانہ رکھ دیا تھا۔ ذہانت ومتانت سے ان
کی کدو کاوش از حد بڑھی ہوئی تھی فقیر کو یہ خیال نہیں آتا کہ کبھی کوئی مذاق کا جملہ ان سے سنا ہو وہ
مذاق سے بالکل نا آشنا معلوم ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
والہانہ عقیدت ومحبت کے متعلق ان سے کسی نے کہا کہ اتنی عقیدت ومحبت ہے کیا آپ ان کے مرید
ہیں؟ تو جوش عقیدت میں بے خیالی سے کہہ گئے کہ اسے مرید کیا کہتے ہو میں تو امرد ہوں ظاہر ہوئے
کچھ جملے کہے تب ان کی سمجھ میں آئی اور جھینپ گئے۔ پہلے ان کو بیعت ایک پنجابی بزرگ سے تھی

جن کا اسم گرامی فقیر کو یاد نہیں آتا غالباً وہ حضرت صوفی محمد حسین صاحب مراد آبادی قادری چشتی علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے لیکن ہمارے حضرت حجۃ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ بہت زیادہ غالب تھا بظاہر حضرت کی محبت میں وہ سدھر گئے اور کچھ کے کچھ ہو گئے لیکن فقیر کے خیال میں حضرت کی قادر نظر کچھ ایسی گہری پڑ گئی کہ اس نظر کیمیا اثر نے ان کو جواہر بجواہر بنا دیا اس موقع پر حضرت بندہ نواز سید محمد حسین گیسودراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک منقول شعر یاد آتا ہے۔

اگر از جانب معشوق بنا شد کششے کوشش عاشق بیچارہ بجائے نہ رسد

حق ہے

آناں کہ خاک رابنظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

اپنے قیام پاکستان کے متعلق جگہ کی تشخیص کا خیال ہوا تو حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ مدظلہم العالی ودامت برکاتہم وفیوضہم العالیہ (علیہ الرحمہ) سے ارشاد فرمایا تو حضرت نے لائلپور کی طرف اشارہ فرمایا وہاں ہزاروں مخالفتوں اور عوائق کے باوجود اس طرح جم گئے کہ اس وہابیت نگر کو سنیت آباد بنا کر چھوڑا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضیٰ عنا کے دونوں صاحبزادگان کے حضرت محدث پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان سراپا برکت نشان تھے ایک تن تنہا اور بے سروسامان کا سلف صالحین کے پیروی میں اجنبی جگہ جا کر مقیم ہو جانا اور مختصر عرصہ میں دین متین کو اس طرح عروج دینا کہ ایک زبردست دارالعلوم کا قیام ہو جائے اور ہزاروں ان سے مستفیض ہوں ایک امر غریب ہے اور سنا ہے کہ مدرسہ میں لاکھوں روپے کی رقم موجود ہے۔ آخر میں اظہار مقبولیت کا ایک زبردست کرشمہ دیکھیے کہ جنازہ میں لاکھوں کا اژدہام رہا ایسے ہی لوگ، موت العالم اور موت العالم ثلمۃ فی الدین کے مصداق ہوتے ہیں جی چاہتا ہے کہ اپنے حضرت رضی اللہ عنہ کا یہ شعر اخیر میں درج کروں۔

موت عالم موت عالم ثلمۃ دین نبی جان تو جان جہاں جان جہاں بر تو نثار

وہو الباقی و لہ البقاء کل شیء ھالک الا وجھہ

پڑی ہے اندھے کو عادت کہ شوربے ہی سے کھائے ☆ جو دین کووں کو دے بیٹھے ان کو یکساں ہے
بٹیر ہاتھ نہ آئے تو زاغ لے کے چلے ☆ کلاغ لے کر چلے یا الاغ لے کے چلے

گیارہویں اور ختم شریف کے انکاری کوّے کے شکاری

برادران اسلام کو معلوم ہو کہ ابن عبدالوہاب نجدی کے چیلے جو مختلف باسوں میں پوری دنیا میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً پھیلے ہوئے ہیں جن کے فتووں کا اولاً نشانہ گنبد خضریٰ اور اہل بیت عظام اور صحابہ کرام کے مزارات مقدسہ ہوئے۔ جنھوں نے مدینة الرسول کی بے حرمتی کی، مزارات مقدسہ گرائے اور یہاں پاک و ہند میں مسلمانوں کو مشرک و بدعتی ٹھرایا۔ ختم قرآن شریف، میلادالنبی ﷺ، گیارہویں شریف، اور دیگر مسلمانوں کی جائز اور باعث اجر و ثواب اعمال کو بدعت و شرک قرار دیا لیکن ہندوؤں اور انگریز کی گود میں پرورش پانے والے مولویوں نے ہندو دیوالی اور ہولی کچوڑیاں جائز قرار دیں اور انگریزوں کے کھانے نامعلوم کس چیز سے تیار تھے) قبول کیئے۔ (سیرت سید احمد، مصنف ابوالحسن ندوی صفحہ ۱۹۰)

کوّے کا گوشت حلال ہے ہزاروی گروپ کے علماء کا فتویٰ

سلاں والی (۶، اگست محمد اکبر نامہ نگار) یہاں جمعیت العلماء اسلام ہزاروی گروپ سے تعلق رکھنے والے مقتدر علمائے کرام نے کوّے کے گوشت کو حلال قرار دیا اور اپنے فتوے پر عمل کرتے ہوئے کوؤں کے گوشت سے اپنے کام و دہن کی تواضع بھی کی یہ علماء کرام مدرسہ جامعہ حسینیہ حنفیہ میں جمع تھے جس میں جمعیت العلماء السلام ہزاروی سرگودھا کے صدر حکیم شریف الدین، قاری فتح محمد کراچی والے، قاری محمد صدیق جھنگ

والے اور حافظ محمد ادریس سلانوالی شامل تھے ان علماء کا متفقہ فیصلہ تھا کہ کوے کا گوشت حلال ہے اور کوے کا ذبیحہ کھانے میں کوئی حرج نہیں انھوں نے اپنے اس فتوے پر اس طرح عمل کیا کہ کوے کے گوشت کی ایک دعوت میں اس سے لطف اندوز ہوئے۔

(اخبار نوائے وقت لاہور ے، اگست صفحہ ۲ کالم ۳)

وہابیوں دیوبندیوں اور نام نہاد اہلحدیث

یعنی غیر مقلدین (وہابیوں) کے نزدیک حرام غذائیں ان کی تحریروں کے حوالے سے مگر پھر بھی وہ کھائے بغیر نہیں رہتے۔

(۱) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبیل کا پانی اور دودھ حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۱۳)

(۲) کھانے پر ختم قرآن پڑھنے والا جہنمی ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد دوم صفحہ ۱۱)

(۳) کھانے پر ختم پڑھنا اہل ہنود سے مشابہت ہے۔ (مرسومۃ الہند صفحہ ۱۷)

(۴) گیارہویں اور نیاز وغیرہ ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا اغراض کے لئے دیتے ہیں اگرچہ اس کا نام ایصال ثواب رکھیں لہٰذا اس کا دینا اور لینا اور کھانا حرام ہے۔ (مرسومۃ الہند صفحہ ۱۷)

(۵) اس قسم کی نذرونیاز شرک ہے اس کا کھانا خنزیر کی طرح حرام ہے۔ (جواہر القرآن صفحہ ۸۷)

(۶) تیجہ (قرآن خوانی) دسواں کا کھانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۳۵)